شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

۱۳۱۵ھ

ایمانِ والدینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیفِ لطیف: امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان قدس سرہٗ

تقدیم و تحشیہ: اجمل حسین قادری

ناشر: مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

امام اہلسنت نے رسالہ ہذا میں ایمان والدین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

10 آیاتِ قرآنیہ اور 10 احادیثِ نبویہ سے ثابت کیا ہے

ایمان والدینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیفِ لطیف: امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا مفتی احمد رضا خان قدس سرہٗ

تقدیم و تحشیہ: اجمل حسین قادری

ناشر: مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

نام کتاب شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام ۱۳۱۵

موضوع ثبوت ایمان والدین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تصنیف لطیف: امام اہلسنت مولانا مفتی الشاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ

تقدیم وتحشیہ: اجمل حسین قادری رضوی

باراول: 23 شوال المکرم 1424ھ بروز جمعرات

باردوم: 22 ربیع النور شریف 1425ھ بروز جمعرات

کمپوزنگ: فیض رضا پرنٹنگ کنسرن ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

ہدیہ: -/25 روپے

ناشر: مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

ملنے کے پتے

(۱) سنی کتب خانہ دکان نمبر۲ مرکز اویس ستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

(۲) ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور، کراچی۔

(۳) سادات پبلی کیشنز الوہاب مارکیٹ اُردو بازار لاہور۔

(۴) رضوی کتاب گھر باغِ حیات سکھر۔

(۵) مکتبہ زاویہ مرکز الاویس داتا دربار مارکیٹ لاہور۔

(۶) فکرِ رضا اکیڈمی داتا دربار مارکیٹ لاہور۔

(۷) مکتبہ المصطفیٰ برما ہوٹل سریاب روڈ کوئٹہ۔

شرفِ نسبت

حضرت ابو محمد (صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سیدنا
عبد اللہ بن عبد المطلب و
سیدتنا آمنہ بنت وھب
رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے نام
جن کے ساتھ محبت وجہ
ترقیٔ ایمان ھے اور جن
کے ساتھ عداوت باعث
زیاں ھے

جاروب کش: مزارِ پُر انوار سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)
اجمل حسین قادری

تقدیم

الحمد لله رب العالمین ○ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آبائه وآله وصحبه وذریاتیه اجمعین. اما بعد!

حضرت سیدنا ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی سے منہ موڑ لیتا ہے تو اس کی (دنیاوی سزا کے طور پر) زبان اللہ تعالیٰ کے ولیوں پر طعن وتشنیع کے لئے دراز ہو جاتی ہے۔ (نفحات الانس)

قارئین محترم! عوام میں نظریاتی واعتقادی میں اختلاف کا ہونا ایک لازمی امر ہے ان دو اختلافات میں ایک اختلاف (نظریاتی) فطری ہے ایسے اختلافات تو صحابہ کرام علیہم الرضوان میں بھی ہوتے رہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی تمام امت کو اپنے صحابہ کرام کے نظریاتی اختلافات کی بنا پر بحث ومباحثہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا کہ جب میرے صحابہ کا ذکر ہو تو اپنی زبانیں بند رکھو۔ مقصود اس کا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس بات سے تکلیف پہنچتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابولہب کی بیٹی سبیعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگ کہتے ہیں کہ تو دوزخ کے ایندھن کی بیٹی ہے یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور کھڑے ہو کر فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے؟ جو میری قرابت کے بارے مجھے ایذا پہنچاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ جس نے مجھے ایذا دی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔ (ابن المنذر رمواہب الرحمان معہ زرقانی ص 186 جلد 1)

جب اتنی قرابت کی برائی کرنا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طبع مبارکہ پر گراں گزری تو جو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کے بارے نقل در نقل (بلا تحقیق) زبان درازی کرتے ہیں ان کی طرف سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کتنی

ایذا پہنچتی ہوگی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگ (بعض بد باطن منافقین) آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی حضرت سیدہ صفیہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنے حسب نسب پر تفاخر کیا۔ اس پر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ان کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ تمہارا نسب تمام لوگوں سے اعلٰی کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ ہم میں اللہ تعالٰی کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں یعنی آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا نسب پاک ہی سب سے اعلٰی نسب ہوسکتا ہے نہ کہ تم لوگوں کا۔ اس بات پر وہ لوگ طیش میں آگئے اور کہنے لگے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نسب تو ایسا ہے جیسے کوئی کھجور کا پودا کسی کوڑے کرکٹ سے اُگ آئے۔ (معاذ اللہ)۔

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے یہ تمام واقعہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم دیا کہ تمام لوگوں کو جمع کرو اس کے بعد حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم منبر اقدس پر رونق افروز ہوئے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اے لوگو! میں کون ہوں؟ انہوں نے عرض کی آپ اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا نسب بیان کرو انہوں نے نسب بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) حضرت عبداللہ کے بیٹے ہیں اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پوتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس قوم کا کیا حال ہوگا جو میرے نسب کو کم تصور کرتی ہے انہیں جاننا چاہیے کہ میں نسب کے لحاظ سے ان سب سے افضل ہوں۔ (مسندِ بزاز)

ایک اور جگہ اپنی قرابت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:

لا ذونی فی عائشہ۔

ترجمہ: مجھے عائشہ کے بارے ایذا نہ دو۔ (بخاری شریف جلد اول ص 351)

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی جہل نے بارگاہ اقدس پناہ میں شکایت کی کہ ان الناس یسبون اباہ فقال لاتو ذو الاحیا بسبب الاموات۔ (طبرانی)

ترجمہ: کہ لوگ مجھے میرے ابا کے بارے گالی دیتے ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ مردوں کو گالی دے کر زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

اس سے علمائے کرام نے استدلال فرمایا ہے کہ جب ایک کافر جس کا جہنمی ہونا یقینی ہے اُسے بُرا کہنے سے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذیت پہنچی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے اپنی ایذا سے تعبیر فرمایا۔ (الفتح الربانی جلد اول ص 171)

تو جو لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مومن والدین کو کافر و جہنمی کہتے ہیں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کتنی ایذا رسانی ہو گی۔

ہر دور میں صلحا کے ساتھ ساتھ سیاہ کردار لوگ بھی رہے ان کی باقیات میں سے ایسے کلمہ گویان بھی ہیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضی و اذیت کا سامان پیدا کر کے خود کو قعر مذلت میں گرا رہے ہیں۔

ع اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی

منکرو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

منکرین رسالت کے چند گروہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت کئی ذرائع و طرق سے پہنچائی اس میں نہایت ہی بڑی اذیت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو معاذ اللہ کافر مشرک جہنمی کہہ کر پہنچائی گئی۔ (خذلهم الله تعالیٰ)

اور ہر دور کے اہل علم ان کا رد و کد کرتے رہے موذی گروہ کی دو بڑی دلیلیں ہیں۔

فقہ اکبر از ابو حنیفہ ایک کتاب کی عبارت پیش کی جاتی ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ کتاب ہذا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہیں ہے۔ نیز اور بھی دیگر جوابات دیئے ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔

(۱) المستند المعتمد بناء نجاۃ الابد از امام اہلسنت۔

(۲) ابوین مصطفیٰ از علامہ فیض احمد اویسی۔

(۳) نور العینین فی آبائے سید الکونین از مولانا محمد علی علیہ الرحمۃ۔

(فلیراجع مذہب الصلحا ص 164-65)

دوسری دلیل ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کی دی جاتی ہے حالانکہ انہوں نے اس پر توبہ بھی کر لی ہے نہ جانے ان کے نزدیک معتزلیوں کی طرح کسی کو توبہ قبول نہیں ہوتی۔

عرض ہے کہ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ کے استاذ محترم اور دیگر معاصرین نے ان پر گرفت کی تو وہ خود بھی بلحاظ حالات بڑے بڑے مسائل میں پھنس گئے۔ فقر اور مسکنت کی پریشانی بلکہ اکثر کتب دینی اپنے فقر میں بیچ ڈالیں (علامہ حموی نے اپنے مبارک رسالہ "بقوائد الرحلۃ" میں ذکر کیا ہے)۔ اور ان حالات میں انہوں نے اس نظریے سے توبہ کی جس کا ثبوت درج ذیل کتابوں میں ہے۔

(۱) القول المستحسن شرح رسالہ فخر الحسن۔

(۲) حاشیہ نبراس شرح عقائد بحث ابوین۔

(۳) ارشاد النبی الی اسلام آباء النبی۔

موذی گروہ کا سرغنہ:

ابن تیمیہ غیر مقلد اور نہایت ہی گستاخ تھا۔ پارہ نمبر 5 آیت نمبر 18 کے حوالہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین کا کفر ثابت کرنا چاہتا ہے حالانکہ تھوڑی سی بھی علم و عقل والا سمجھ جائے گا کہ اس سے اشارۃً و کنایۃً

والدین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مراد نہیں ہیں۔

ابنِ تیمیہ کا ہم نوا:

علامہ ابن کثیر (غیر مقلد) تفسیر ابن کثیر میں بڑی دریدہ دہنی سے یہ الفاظ لکھتا ہے کہ جب دونوں کی حالت معلوم ہوگئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے ہٹ گئے اور بیزاری ظاہر کی اور صاف بتلا دیا کہ دونوں جہنمی ہیں جیسے صحیح حدیث سے ثابت ہو چکا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 177)

عرض ہے کہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین جہنمی ہیں اور نہ ہی ان سے بیزاری کا کوئی حوالہ موجود ہے مگر مخالفین کے لئے ابن کثیر غیر مقلد کا جھوٹ لکھنا حرفِ آخر ہے۔ (معاذ اللہ)

چیلنج چیلنج چیلنج:

یہ شر پسند لوگ ایک بھی صحیح صریح حدیث دکھا دیں جس میں ان کا کافر یا مشرک ہونا ثابت ہو ایسا ہرگز نہیں جو صریح حدیث ہے وہ ہرگز صحیح نہیں اور جو صحیح ہے ہرگز صریح نہیں۔

ابن کثیر و ابن تیمیہ کے دریوزہ گر

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی؟
عشق کے بدلے عداوت کیجئے؟

مولوی رشید احمد گنگوہی دیو بندی سے ابوین مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان کے بارے سوال کیا گیا تو وہ کہتا ہے "حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کے ایمان کے بارے میں اختلاف ہے۔ امام صاحب کا مذہب ہے کہ اُن کا انتقال حالتِ کفر میں ہوا۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 100 مطبوعہ کراچی)

نجدی مکلبان کا سیاہ کردار:

حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ محدث علی پوری فرماتے ہیں کہ ایک ہندی حاجی جنت المعلیٰ (واقع مکہ معظمہ) میں بغرض زیارت گیا۔ ایک نجدی سپاہی (جو وہاں متعین تھا) اس سے سیدتنا ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار پوچھا کہ کہاں ہے؟۔ اس ملعون نجدی نے منہ پھیر لیا۔ ہندی حاجی نے ایک روپیہ دیا تو پھر آگے آگے ہولیا...... تقریباً چالیس قدم چل کر پتھروں کے ڈھیر پر کھڑے ہوکر مزار مقدسہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر شرمناک حرکت کی...... ''دیکھ یہ تیری ماں (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی قبر ہے۔ (العیاذ باللہ)

(ماہنامہ سلطان المشائخ شمارہ اکتوبر 1944، لاہور) (یادِ برہان صفحہ 245)

ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے:

زائر مدینہ سید محمد اخلاق صاحب (تاریخ سانحہ 18 رمضان 1419ھ بمطابق 7 جنوری 1999ء کے حوالے سے) فرماتے ہیں کہ میں اپنے محترم المقام پیر بھائیوں جناب طارق اکرام صاحب اور جناب محمد رحمت اللہ صاحب کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا۔ اس رمضان المبارک میں جب ہم تینوں سفر مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی جانب براستہ مقامِ بدر، ابوا شریف کے نزدیک سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری والدہ ماجدہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کی نیت سے پہنچے تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ:

(۱) مزار شریف کی جگہ کو نہ صرف Bulldozer سے منہدم کیا جا چکا تھا بلکہ Excavator استعمال کر کے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کر دیا گیا تھا۔

(۲) پہاڑ کی وہ چوٹی جس پر یہ مزار شریف واقع تھا اسے Bulldozer سے

کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب دھکیل کر گرا دیا گیا تھا۔

(۳) مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پر ماضی میں زائرین نے نشان دہی کی نیت سے سبز رنگ کر دیا تھا، ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان پر پڑے ہوئے تھے اور کچھ پہاڑ سے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیری کی شکل میں پڑے تھے۔

مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابل برداشت گستاخانہ افعال کے علاوہ مزار شریف کی نزدیکی چڑھائی کے راستہ میں شیشے توڑ کر ڈال دیئے گئے ہیں اور غلاظت کے ڈھیر لگا دیئے گئے ہیں۔

اس حالت کو دیکھ کر انتہائی اذیت کرب اور پریشانی کے عالم میں مختصر قیام کر کے فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم جوں ہی پہاڑی سے نیچے اُترے تو ایک سعود حکومتی اہل کار نے ہم سے سخت کلامی کی اور اپنے ساتھ تھانے چلنے کو مجبور کیا۔ یہ موقع تھا کہ اللہ تعالی نے ہمیں اصل صورت حال سے آگاہ فرمانے کا سبب یوں فرمایا کہ معمول کے خلاف تھانہ ہی بند تھا۔ اس پر وہ اہلکار ہمیں مقامی مطوع (حکومتی مذہبی افسر) کے پاس لے گیا اور اس کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ''اگر مجھے عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ نہ جانا ہوتا تو میں خود ان کو اچھی طرح سبق سکھاتا''۔ یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا اور جو مطوع تھا اس نے تقریباً آدھ گھنٹہ تک وہابیہ مذہب پر ہمیں لیکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ تم ہندوستان پاکستان کے رہنے والے قبروں پر چادریں چڑھاتے ہو اور خوشبوئیں ڈالتے ہو اور یہ کہ تم ہندوستان پاکستان سے رہنے والے بدعقیدہ شرک کرتے ہو اور ہمارے مذہب وہابیہ کا مذاق اُڑاتے ہو جبکہ سچا مذہب تو ہمارا وہابیہ ہی ہے جس کے بانی محمد بن عبدالوہاب ہیں جو بہت عظیم تھے۔

اپنی بکواس کو جاری رکھتے ہوئے اس نے مزید یہ کہا کہ تم (نعوذ باللہ) کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے آئے ہو وہاں تو اب کچھ بھی نہیں ہے اسے تو ہم کہیں

اور لے جا چکے ہیں اور ہمیں وہابیہ مذہب پر کتابچے دے کر یہ اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے چھوڑ دیا کہ ''مصیبت یہ ہے کہ اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کہیں تم لوگ اس واقعہ کو اخباروں میں نشر کرو گے اور اگر تم نے تصاویر لی ہیں تو وہ بھی شائع کرو گے۔ بس آئندہ اس طرف رُخ مت کرنا''۔ یہ کہتے ہوئے ہمیں جانے دیا۔ (راوی سید محمد اخلاق)

پیر محمد افضل قادری فرماتے ہیں:

میں رب مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قسم اٹھا کر دنیا بھر کے مسلمانوں کی عدالت میں گواہی دیتا ہوں کہ:

میں نے 20 اگست 2002ء کو بوقت پونے بارہ بجے دن والدۂ رسول حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آرام گاہ مقام ابواء شریف کی پہاڑی کے ٹاپ پر حاضری دی۔ میرے ساتھ میرے بیٹے محمد عثمان علی قادری اور محمد طٰہٰ مدنی بھی تھے۔ (جیسا کہ مجھ سے پہلے پاکستان اور برطانیہ کے متعدد معتمد علماء و مشائخ اور دیگر متقی و پرہیزگار لوگوں نے تحریری اور زبانی رپورٹ دی ہے) والدۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مبارک (جہاں سادہ قبر تھی اور قبر مبارک کے اردگرد چھوٹے اور بڑے پتھر عقیدت مندوں نے بچھائے ہوئے تھے) نہایت گستاخی کے ساتھ بلڈوزر چلا کر قبر مبارک کا نشان مٹا دیا گیا ہے اور تاحال قبر مبارک کا نشان بحال نہیں کیا ہے، البتہ لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے پہاڑی کے ٹاپ کے نیچے ایک جعلی قبر کا نشان بنایا ہے جس کا رُخ بھی درست نہیں ہے۔

(بشکریہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ستمبر 2002ء)

ہر شاخ پہ اُلو بیٹھا ہے:

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے مزار کی زیارت کے خلاف نجدی علماء کے فتویٰ کا اردو ترجمہ:

قبرِ آمنہ کی طرف سفر جائز نہیں

دارالافتاوالبحوث الکلیہ نے ۳/۳/۱۴۱۹ھ کو فتویٰ نمبر ۲۰۲۶۱ یہ جاری کیا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ آمنہ کی قبر کی طرف سفر کرنا جائز نہیں اور اس فتویٰ کی عبارت درج ذیل ہے۔

تمام تعریف اللہ وحدہٗ کے لیے اور صلوٰۃ وسلام اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد:

البحوث 1 علمیہ ودارالافتاء کی کمیٹی کے سامنے جدہ سے ایک آدمی نے یہ سوال پیش کیا جس کا متن یہ ہے۔

''ان ایام میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ آمنہ کی قبر پر لوگ جاتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں تشریف لے گئے تھے۔ تو کیا اس قبر کی زیارت سنت ہے یا نہیں؟ کیا صحابہ اور سلف صالحین اس کی زیارت کے لیے جایا کرتے تھے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں صرف ایک دفعہ تشریف لے گئے تھے یا متعدد دفعہ؟ امید ہے کہ اس کا کامل جواب دیا جائے گا کیونکہ معاملہ کافی مشکل بنا پڑا ہے۔ بہت سے لوگ اکٹھے ہو کر وہاں جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے اور تمہارے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ ہو۔''

کمیٹی نے غور وفکر کے بعد جواب دیا کہ مشہور یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ اپنی والدہ کی قبر پر گئے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے دعاء بخشش کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اجازت نہ ملی اس کے بعد وہاں آپ کا دوبارہ جانا ثابت نہیں اور نہ ہی ہماری مطبوعات کے مطابق صحابہ اور سلف صالحین کا جانا ثابت ہے نہ تو وہ وہاں ایک دفعہ گئے نہ متعدد دفعہ بلکہ انہوں نے یہ سفر ہی نہیں کیا کیونکہ قبور کی زیارت کا سفر اسلام میں ممنوع ہے۔ کیونکہ یہ ذرائع شرک میں

سے ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تین مساجد کے علاوہ کسی طرف سفر نہ کرو۔ اس حدیث مذکور کی وجہ سے جس طرح دیگر قبور کی طرف سفر کرنا ممنوع ٹھہرا اسی طرح قبر آمنہ کے لئے سفر منع ہوگا اور جب زیارت کے ساتھ اس بات کا اضافہ ہو جائے کہ صاحب قبر سے حاجتیں طلب کی جائیں یا اس سے مدد مانگی جائے تو یہ اتنا بڑا شرک ہے جو انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے"

لہٰذا مسلمانوں سنت پر عمل، بدعت، شرک اور اس کے ذرائع سے اجتناب لازمی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور علم صالح کی توفیق دے۔

وصل اللہ علیہ نبینا محمد و آلہ وصحابہ وسلم

دستخط سربراہ اور ممبران

دارالافتا والبحوث العلمیہ

(سربراہ) عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔ (نائب سربراہ)

عبدالعزیز بن عبداللہ بن محمد آل الشیخ

ممبران:۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الخذیان، بکر بن عبداللہ ابوزید، صالح بن فوزان الفوزان

نیا جال لائے پرانے شکاری:

بعض گستاخ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر اطہر ابواء میں نہیں بلکہ مکہ مکرمہ میں ہے۔

یہ بات یار پورٹ مندرجہ ذیل دلائل سے رد ہو جاتی ہے۔

(۱) تمام کتب سیرت اور تفاسیر جن میں ذکر سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے ان میں اس سفر مدینہ منورہ کا وقعہ لکھا ہوا ہے اور پھر واپسی پر حضرت ام ایمن (خادمہ) جو وصال کے وقت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھیں...... اور سب کے سب اسے راستے میں مقام ابواء ہی بتاتے ہیں۔

(۲) دوسری دلیل : جب کفار مکہ جنگ احد کے لئے مکہ مکرمہ سے نکلے تو انہوں نے ابواء کے مقام پر ہی پڑاؤ ڈالا اور قبر مبارک کو اکھاڑنے کی تجویز دی اور پھر ابو سفیان کے کہنے پر یہ حرکت نہ کی ۔ اس سے ظاہر ہے بلکہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ مقام ابواء ہے نہ کہ مکہ مکرمہ۔

(۳) نجدی حکومت کا فتویٰ اور پھر جب مستورہ سے ابواء کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ نجدی لوگوں نے راستہ کو توڑ پھوڑ دیا ہے اور زائرین کو بھی پکڑ لیتے ہیں۔ یہ تمام حالات اس بات کی دلیل ہیں کہ قبر مبارک ابواء شریف میں ہی ہے..... ورنہ نجدی لوگ زائرین کو کہہ دیتی کہ جس قبر کی طرف تم جا رہے ہو وہ تو اس مقام پر ہے ہی نہیں۔ (سیدہ آمنہ صفحہ نمبر 109)

آبِ کوثر سے جو پھسلے لب گنگا پہنچے:

سعودی عرب کے کنگ فیصل نے گاندھی کی سمادھی پر پھول چڑھائے۔

(روزنامہ نوائے وقت ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء)

دوسرے کنگ سعود نے ارلنگٹن کے قبرستان میں ایک مشرک کی قبر پر پھول چڑھائے۔ (روزنامہ نوائے وقت ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

سعودیہ کے اس وقت کے وزیر دفاع اور موجودہ کنگ فہد نے جارج واشنگٹن کی قبر پر پھول چڑھائے۔ (روزنامہ کوہستان ۲ فروری ۱۹۵۷ء)

رسوائے زمانہ آنجہانی مولوی حکیم اشرف وہابیہ اور خوارج سے اپنے ناطے جوڑتے ہوئے اور بمطابق ”جس کا کھائیے اس کا گیت گائیے“ نجدی و فرنگی آقایان نعمت (وہابیہ کے) کے راتب کی نمک حلالی کرتے ہوئے مناظر اسلام علامہ مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ کی کتاب ”مقیاس حنفیت“ کا جواب لکھتا ہے۔

اندھے کو اندھیرے میں بڑی دور کی سوجھی

فی الحقیقت ''مقیاس حنفیت'' دیوبندی فرقہ کے رد میں لکھی گئی کہ یہ حنفیت سے باغی ہیں تو اس کا جواب اس غیر مقلد مولوی نے دیا۔ نہ جانے اس کی دُم پر کیوں پاؤں آ گیا۔ کتاب مستطاب میں ''مقیاس حنفیت'' کے مندرجات کا رد تو نہ کر سکا بلکہ اور کچھ اُول فول بک گیا۔ حالانکہ نہ دلیل اور نہ ہی اس کا رد اسے مفید۔

کبھی ڈھاکہ کبھی بنگال:

کتاب ہذا جس میں (حکیم اشرف) مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ کی کتاب مقیاس حنفیت کا رد کر رہا ہے جبکہ امام اہلسنت کے خلاف الزامات و بکواسات کا طومار ہے۔ امام اہلسنت کا اتنی بار ذکر مقیاس حنفیت میں نہیں جتنا اس میں یعنی مقیاس حقیقت میں ذکر کیا ہے۔ اس کی لایعنی و بے بنیاد مبنی بر کم علمی کے اعتراضات کی کوئی ترتیب نہیں اسی بے تکی ترتیب میں آنجہانی مولوی (حکیم اشرف) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین کو کافر ثابت کرنے کے لئے بے بنیاد دلائل کا سہارا لیا ہے۔

فہم و فراست سے عاری مولوی کی دلیل کا رد:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق دربار الٰہی میں درخواست کی۔'' **بلفظ استاذنت ربی ان استغفر لها فلم یوذن لی واستاذنته فی ان ازور قبرها فاذن لی** '' یہ لکھ کر مزید لکھتا ہے کہ......... اللہ تعالیٰ نے بخشش کے لئے دعا مانگنے کی اجازت نہ دی تو پھر ہم نے قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے زیارت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والدہ کی قبر پر زیارت کے لئے تشریف فرما ہوئے خود بھی زار و قطار روئے اور اہل مجلس بھی روتے رہے۔ مقیاس حقیقت ص 200 پر یہ عبارت طویل لکھی ہے۔ ''ہم نے بقدر ضرورت

نقل کی ہے اور اسی صفحہ پر حضرت آمنہ کے نام پر ''رض'' لکھا ہے۔فیا للعجب۔

محترم قارئین! سورۃ توبہ میں :ولا تصل علی احد ......الخ کی آیت سے تو کافر اور منافق کی قبر پر ٹھہرنا ہی منع ہے جبکہ آپ جلوہ افروز رہے لہٰذا معلوم ہوا کہ وہ مومنہ ہیں۔

مزید یہ کہ علامہ نووی کی شرح کا حوالہ دیتا ہے اس کا جواب آئندہ صفحات میں ملاحظہ ہو۔مزید لکھتا ہے۔

عن انس ان رجلا قال یارسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قضیٰ دعاہ فقال ان ابی و اباک فی النار [1] (صحیح مسلم)۔

ترجمہ: حضرت انس راوی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرا فوت شدہ والد کہاں ہے؟ [2] (جنت یا دوزخ میں) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں ہے۔پس جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چلا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے واپس بلایا اور فرمایا صرف تیرا ہی باپ دوزخ میں نہیں بلکہ خود میرے والد بھی دوزخ ہی میں ہیں۔(ص 201-202)

رئیس الخائنین کی علمی خیانت:

اس حدیث میں لفظ اباک کا استعمال ہوا ہے یہ خائن مولوی جب سائل شخص کا ذکر کرتا ہے تو ابا ک کا مطلب باپ لکھتا ہے اور جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باپ کا ذکر کرتا ہے تو پھر ترجمہ والد کا کرتا ہے۔

ہر اہل علم جانتا ہے کہ یہ صرف بغض ونفرت کی نشانی ہے اور اس موضوع کو کتاب ہذا میں دوبار لگایا ہے اور یہ کہ کاپی دوبارہ لگی ہے۔ایسا ہرگز نہیں۔عنوان کا فرق واضح ہے اور دونوں جگہ یہی خیانت کی ہے۔اس کی کم علمی کا ثبوت تو یہی کافی ہے۔ اسی کتاب میں لکھتا ہے کہ بریلویہ کی چوٹی کی کتاب احکام شریعت۔اس سے پوچھا جائے کہ چوٹی کسے کہتے ہیں۔اور کس قسم کے علماء و دانشور یہ فیصلہ کرتے ہیں۔مزید لکھتا ہے احکام شریعت جلد دوم۔حالانکہ کتاب چھوٹے سائز میں کل 350 صفحات کی

ہے اور اس کی کسی دوسری جلد کا خیال ہی فضول ہے۔

ہمہ یاراں دوزخ:

گوجرانوالہ میں گاؤں تھلو کی کلاں (نوکھر) کا حافظ محمد سعید غیر مقلد نے تقریر کے دوران نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے والدین کو کافر و جہنمی کہا اور اسی رات جب وہ سویا تو اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا اور داڑھی غائب ہو گئی لیکن توبہ سے پھر بھی منکر ہی رہا۔ یہ خبر جولائی 2001 کے قومی اخبارات پر دیکھی جا سکتی ہے اور عوام بھی گواہ موجود ہیں۔

گستاخ رسول کو سزائے موت کا حکم:

ایڈیشنل سیشن جج گجرات میاں مرید حسین نے کنجاہ کے توہین رسالت کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے جامع مسجد محمدی اہلحدیث کے خطیب اور سابق ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث ضلع گجرات مولوی طاہر عاصم کو سزائے موت اور 30 ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے۔ استغاثہ کے مطابق ملزم نے دس ماہ قبل جمعۃ المبارک کے خطبہ میں سرور کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی شان اقدس میں گستاخانہ الفاظ کے تھے، جس پر جماعت اہلسنت تحصیل گجرات کے صدر مولانا ڈاکٹر محمد اکرم الکریمی کی درخواست پر تھانہ کنجاہ نے 295 سی کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔ 10 ماہ بعد عدالت نے سزائے موت کا حکم سنایا۔ اب جب کہ جرم ثابت ہو چکا ہے اور عدالت نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے، مولوی طاہر عاصم کے سرپرست فرقہ اہلحدیث اور ان کے دیگر حلیف فرقوں کو اپنے عقائد باطلہ پر غور وخوض کر کے اصلاح کرنی چاہیے۔ ایک عام مومن کی والدہ کو برا بھلا کہنا کتنی بدتہذیبی ہے چہ جائیکہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی شان اقدس میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرنا، اس سے بڑی گمراہی اور کیا ہو سکتی ہے۔ اہلحدیث علماء و زعماء اپنے مذہبی لٹریچر کو نئے سرے سے ترتیب دیں

اور اپنی نئی نسل کو ادب و احترام سکھائیں اور بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے مقدس ہستیوں کی اہانت سے باز آجائیں۔ اہلحدیث واعظین، رسائل، جرائد اور جماعت الدعوۃ جیسی ذیلی تنظیمیں سب گستاخانہ زبان استعمال کرتی ہیں جس سے پاک وطن کا ماحول کشیدہ رہتا ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ مذہبی امن کو تہہ و بالا نہ کریں۔ اس سے پہلے ٹاؤن شپ لاہور میں ایسا ہی ایک واقعہ اہلحدیث مولوی کی طرف سے پیش آچکا ہے۔ کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں بھی اہلحدیث مولوی ہی ناپاک زبان استعمال کر چکا ہے۔ قصور شہر میں ایک اور اہلحدیث مولوی کی وجہ سے حالات کشیدہ ہو چکے ہیں۔ چونیاں ضلع قصور میں ایک وہابی عربی ٹیچر روزانہ پورے شہر کے مسلمانوں کے لیے اپنی گستاخانہ گفتگو کی وجہ سے دردِ سر بنا ہوا ہے۔

منکرین کی گوشمالی:

اکابرین اہلسنت نے اس موضوع پر جامع تصانیف کیں۔ چند ایک کے نام یہ ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ابنِ تیمیہ اور ابنِ کثیر و قرطبی، ابن قیم، ابن عبدالوہاب کے دلائل کا مسکت جواب پائیں گے۔

یہ مسئلہ متاخرین کے اجماع کے بعد صرف ابن تیمیہ، ابن کثیر، ملا علی قاری اور ابن وحیہ کے منکر ہوئے ابن وحیہ کے اس مذہب کو امام قرطبی نے مکمل طور پہ دفن کر دیا۔

غیر مقلدین فقہ میں تو کسی کی تقلید نہیں کرتے مگر شر پھیلانے میں ابن کثیر، ابن قیم، ابن تیمیہ، ابن عبدالوہاب وغیرہ گمراہان کی تقلید کرتے ہیں۔

نمبر شمار	نام کتاب	تعارف مصنف
1.	رسالہ فی ابوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	محمد شاہ بن محمد الغفاری الدین الحنفی المعروف چلپی قاضی حلب وصال 926ھ

2.	انباء المصطفےٰ فی حق آباء المصطفےٰ	محمد بن قاسم بن یعقوب بن احمد الرومی الحنفی محی الدین المعروف بابن الخطب المتوفی 940ھ
3.	اسلامی والدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	شمس الدین بن شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن یوسف حلبی شافعی المعروف بابن الملا حلبی المتوفی 1010ھ
4.	ذخیرۃ العابدین و ارغام المعاندین فی نجات الوالدین المکرمین سید المرسلین	محمد بن یوسف بن یعقوب بن علی ابن الحسن المغنی بالحلب الشہیر بالاسپیری المتوفی 1194ھ
5.	الانتصار لوالدی النبی المختار حدیقۃ الصفاء فی والدی المصطفےٰ	محمد بن محمد بن محمد عبدالرزاق المصری الحنفی المتوفی 1205ھ
6.	ہدایۃ الکرام فی تنزیہ آباء النبی علیہ السلام	یوسف بن عبداللہ الدمشقی الحنفی المعروف بالبدیعی قاضی موصل المتوفی 1073ھ
7.	انباء المصطفےٰ فی حق آباء المصطفےٰ	محمد بن قاسم الرومی المتوفی 970ھ
8.	آمال الراجین فی ان والدی المصطفےٰ فی الدارین من الناجین	نور الدین علی ابن الجزار المصری۔
9.	تحفۃ الصفانی ما یتعلق بابوی المصطفےٰ	احمد بن اسماعیل الجزیری المتوفی 1150ھ

10. البرد علی من اقتحم القدح فی الابوین المکرمین — حسن بن عبداللہ بن محمد الحلبی المتوفی 1190ھ

11. قرۃ العینین فی ایمان الوالدین — حسین بن احمد بن ابی بکر الحلبی المعروف بالدوانجی الحنفی المتوفی 1175ھ

12. رسالہ فی اسلام ابوی المصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم — داؤد بن سلیمان البغدادی المتوفی 1299ھ

13. رسالہ فی ابوی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم — علی بن الحاج صادق بن محمد بن ابراہیم الشماخی المتوفی 1199ھ

امام سیوطی علیہ الرحمۃ نے اس موضوع پر سات رسائل لکھے۔

مسالک الحنفا فی والدی المصطفیٰ، الدرج المنیفہ فی الاباء الشریفہ، المقامۃ السنیہ سیتہ فی الغبتہ المصطفویہ، التعظیم والمنۃ فی ان ابوین رسول اللہ فی الجنۃ، نشر العالمین المنیفین فی احیا الابوین الشریفین، السبل الجلیہ فی الاباالعلیۃ، الدار الکامنہ فی ایمان السیدۃ آمنہ۔ (مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ شادمان لاہور)

بدبختوں کی امام سیوطی سے ناراضگی کی وجہ:

مولوی ابوالقاسم بنارسی امام سیوطی سے بہت خفا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے والدین اور دیگر آباؤ اجداد کے ایمان کے متعلق اتنے رسالے کیوں لکھے۔ (سیرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صفحہ 105 مولوی ابراہیم سیالکوٹی غیر مقلد)

اور اسی طرح آنجہانی مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلدوں کے مجدد نے اپنی تفسیر لطائف البیان میں امام سیوطی کی صرف اس لئے توہین کی کہ انہوں نے

ایمان ابوین کے بارے اثبات کے دلائل میں سات رسالے کیوں لکھے۔

یاد رہے یہ وہی مولوی ہے جس نے الشمامۃ العنبر یہ ص 41 پر لکھتا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ زندہ ہو کر ایمان لائے مگر سند اس کی بغائت ضعیف ہے۔ (فصل بیان میں بعض خصائص آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ودلائل نبوت کے)

حضرت امام سیوطی نے اپنی سات کتابوں میں سے مشہور زمانہ کتاب ''مسالک الحنفا'' میں والدین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کافر سمجھنے والے کوملعون لکھا۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ آیت کریمہ ہے۔ ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا مھینا۔ (سورۃ احزاب آیت 57)

ترجمہ: بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کنزالایمان)

دور حاضر کے قائلین کفر کے رد میں اور ایمان والدین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر چند اہم کتب قابل مطالعہ ہیں۔

(۱) شمول اسلام لااصول لرسول الکرام (۱۳۱۵ھ)

از : امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ

(۲) نور العینین فی آباء سید الکونین

از : مولانا محمد علی نقشبندی علیہ الرحمۃ

(۳) مذہب الصلحاء فی آباء المصطفیٰ

از : مولانا عبدالرحمٰن جامی سعیدی دامت برکاتہم

(۴) قرآن اور ایمان والدین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

از : مولانا محمد عنایت اللہ سانگلہ ہل رحمتہ اللہ علیہ

(۵) معارف اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

از : مولانا محمد نعیم احمد برکاتی دامت برکاتہم (انڈیا)

(۶) ابوین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

از : رئیس التحریر علامہ فیض احمد اویسی دامت برکاتہم

(۷) والدینِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

از : علامہ کوکب نورانی

(۸) حلاوت ایمان

از : اجمل حسین قادری

(۹) اہلِ قبور سے دوستی

از : اجمل حسین قادری

معمولات اہلسنت:

نجدی حکومت کی مزارات دشمنی سے پہلے تمام زائرین مدینہ مزارات جنت البقیع کی طرح مزار عبداللہ پر کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے چنانچہ مصر کی ایک مطبوعہ ''ادعیہ زیارۃ المنورۃ ص 24'' مطبع عبدالحمید حنفی شارع المشہد الحسینی رقم 18 صندوق 137 پر ہے۔

ثم یزور سیدنا عبداللہ ابا رسول اللہ ویقول السلام علیک یا ابا رسول اللہ السلام علیک یا ابا نبی اللہ السلام علیک یا ابا حبیب اللہ السلام علیک یا ابا المصطفٰے السلام علیک یا ابا سید المرسلین و خاتم النبیین السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ.

ترجمہ: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی (قبر کی) زیارت کرے اور کہے اے رسول اللہ کے باپ السلام علیکم اے نبی اللہ کے باپ اے حبیب اللہ کے باپ، اے مصطفٰے کے باپ، اے سید المرسلین کے باپ، اے خاتم النبیین کے باپ السلام علیک اور ہم پر سلام اور تمام نیک بندوں پر۔ ایسے ہی پاک و ہند کے پرانے سفرنامے

گواہ ہیں۔

کئی بدبخت یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کریمین کے بارے مغفرت کی بلندیٔ درجات کی دعا نہ کریں جبکہ اہلسنت تو ان کو دعاؤں میں بالخصوص یاد رکھتے ہیں۔ مولوی حکیم اشرف یہی کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے عبدالمطلب کے لئے دعائے مغفرت کیوں کی جبکہ اس کا فضلہ خوار بھی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کے بارے استغفار کرنے کو منع کرتا ہے۔

حالانکہ قرآن پاک میں ہے۔

قل رب ارحمھما کما ربینی صغیرا۔

ترجمہ: اے محبوب آپ دعا کریں کہ اے میرے رب میرے والدین (دونوں) پر رحم فرما۔ جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش کی۔ قرآن حکیم کے اولین مخاطب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور اول عامل بھی آپ ہی ہیں۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے والدین کے رحم کی دعا کی ہے۔ اور یہ آیت والدین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایمان میں نص صریح ہے۔ اور اس آیت کی ناسخ قرآن میں کوئی آیت نہیں۔

آیت ربنااغفرلی .... یقوم الحساب ○ (سورۃ ابراہیم آیت 41) کی تفسیر میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے .... اس لئے ابوی کا لفظ ذکر نہیں کیا بلکہ والدی کا لفظ ذکر کیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ یہاں حقیقی والدین مراد ہیں۔

صداقت اہلسنت کی غیبی دلیل:

"یہاں پہنچنے والی ایک اطلاع کے مطابق مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلے میں کی جانے والی کھدائی کے دوران آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جسد مبارک (جس کو دفن کئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے) بالکل صحیح و سالم حالت میں برآمد ہوا۔ علاوہ ازیں صحابی رسول حضرت مالک بن سونائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر چھ صحابہ کرام کے جسد مبارک بھی اصلی حالت میں پائے گئے ہیں۔ جنہیں بعد ازاں جنت البقیع میں نہایت عزت و احترام کے ساتھ دفنا دیا گیا۔ جن لوگوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ان کا کہنا ہے کہ مذکورہ صحابہ کے جسم نہایت تروتازہ اور اصل حالت میں تھے"۔ (روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ 21 جنوری 1979)

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کفر و شرک کسی دلیل قطعی بلکہ کسی تاریخی واقعہ سے بھی بالکل ثابت نہیں۔ جبکہ علمائے اہلسنت نے قوی دلائل سے ان کا مومن و جنتی ہونا ثابت کیا ہے۔ لہٰذا گمراہ اور بد مذہب ملاؤں کے بودے دلائل پر یقین نہ کریں۔ ایسے لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف دینے والے ہیں ان سے بچو اور بچاؤ۔

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

رسالہ ہذا شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام (۱۳۱۵ ھجری)

عرصۂ دراز پہلے نوری کتب خانہ لاہور سے اور مکتبہ نوریہ رضویہ لاہور اور کراچی سے حال ہی میں شائع ہوا ہے ہم نے رسالہ ہذا کے ساتھ تقدیم و حواشی کا اہتمام بھی کیا ہے اور امام اہلسنت کے متن میں بغیر کمی و بیشی کیے اپنی طرف اضافہ کو تقدیم و تحشیہ کے باب میں منقسم کیا ہے۔ عرصہ چھ ماہ قبل نسخہ ہذا کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا اور چند احباب نے اس کے سینکڑوں نسخے خرید کر فری تقسیم کیے۔ اور اس بار ایڈیشن دوم کی تقدیم و حواشی میں مزید اضافہ کیا ہے۔

جن میں بالخصوص ملک محمد اصغر سب انسپکٹر پولیس اور ملک محمد امیر میکن مہتمم فکر رضا لائبریری شفیع ٹاؤن سانده لاہوراور کامران احمد قادری رضوی سینئر ہائیڈ الوجسٹ عیپاک لمیٹڈ لاہور۔ جزاهم الله خیرا۔

بندہ ان کے لئے دعائے مغفرت و بلندیٔ درجات کرتا ہے اور دعاؤں کے ساتھ بالخصوص اپنے دوستِ مکرم مولانا محمد ظفر اللہ عطاری دام ظلہ کا شکریہ ادا کرتا ہے جن کی ہر دینی معاملہ میں مشاورت رہتی ہے۔

دعا اور امید ہے کہ اللہ تبارک وتعالٰی اس بندہ عاجز کی اس خدمت دینی کو اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے والدین کریمین کے صدقے قبول فرمالے گا اور میرے لئے ذریعہ نجات بنادے گا۔

امام اہل سنت نے دس آیات اور دس احادیث نبویہ سے اور مزید اس کی شرح میں کئی آیات اور احادیث اور کئی عقلی ونقلی دلائل سے ثابت کیا ہے اور امام اہلسنت کے مبرہن دلائل کا جواب نجدی ذریت سے نہ بن پایا نہ بن پائے گا۔

تفصیل مزید کے لئے راقم الحروف کی کتاب لاجواب ''حلاوت ایمان'' اور ''اہل قبور سے دوستی'' ملاحظہ ہو۔

اجمل حسین قادری

22 ربیع النور شریف 1425ھ بمطابق

13 مئی 2004ء بروز جمعرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

شمول الاسلام

۱۳۱۵ ھجری

لاصول الرسول الکرام

استفتاء

از معسکر بنگلور جامع مسجد مدرسہ جامع العلوم مرسلہ حضرت مولانا مولوی سید شاہ محمد عبدالغفار صاحب قادری مدرس اعلیٰ مدرسہ مذکور۔ ۲۱ شوال ۱۳۱۵ ہجری۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ سرور کائنات مفخر موجودات رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام تک مومن تھے یا نہیں (3)۔ بینوا وتوجروا۔ (4)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد الدائم الباطن الظاھر:صل وسلم علی المصطفیٰ الکریم نورک الطیب الطاھر الزاھر الذی نزھتہ من کل رجس وراودعتہ فی کل مستودع طاھر ونقلتہ من طیب الیٰ طیب فلہ الطیب الاول والاخرو علی الہ وصحبہ الاطائب الاطاھر امین.

اللہ عزوجل فرماتا ہے

آیت نمبر1.

ولعبد مومن خیر من مشرک ۔(سورۃ البقرہ آیت نمبر221)

ترجمہ: اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے۔(کنز الایمان)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

حدیث نمبر1.

بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت فی القرون الذی کنت فیہ .

ترجمہ: میں ہر قرن طبقہ میں تمام بنی آدم کے بہتر سے بھیجا گیا یہاں تک کہ اس قرن میں ہوا جس میں پیدا ہوا۔(رواہ البخاری فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ)

حضرت امیر مومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کی حدیث صحیح میں ہے۔

حدیث نمبر2.

لم یزل علی وجہ الدھر(الارض)سبعتہ مسلمین فصاعد افلو لا ذلک ھلکت الارض ومن علیھا.

ترجمہ: روئے زمین پر ہر زمانے میں کم از کم سات مسلمان ضرورر ہے۔ایسا نہ ہوتا تو

زمین اور اہل زمین سب ہلاک ہوجاتے۔

(اخرجہ عبد الرزاق وابن المنذر بسند صحیح علی شرط شیخین)

حضرت عالم القرآن حبر الامہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث صحیح میں ہے۔

حدیث نمبر 3.

ما خلت الارض من بعد نوح من سبعته یدفع الله لهم عن اهل الارض .

ترجمہ: نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد زمیں کبھی سات بندگان خدا سے خالی نہیں ہوئی جن کے سبب اللہ تعالیٰ اہل زمیں پر عذاب دفع فرماتا ہے۔

جب صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ ہر قرن وطبقہ میں روئے زمین پر لا اقل (کم از کم) سات مسلمان بندگان مقبول ضرور رہے اور خود صحیح بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جن سے پیدا ہوئے وہ لوگ ہر زمانہ ہر قرن میں خیار قرن سے تھے اور آیت قرآنیہ ناطق کہ کوئی کافر اگرچہ کیسا ہی شریف القوم بالا نسب ہو کسی غلام مسلمان سے بھی خیر وبہتر نہیں ہوسکتا تو واجب ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء امہات ہر قرن طبقہ میں انہیں بندگان صالح مقبول سے ہوں ورنہ معاذ اللہ صحیح بخاری میں ارشاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن عظیم میں ارشاد حق عزوجل کے مخالف ہوگا۔

اقول والمعنی ان الکافر لا یستاهل شرعا ان یطلق علیه انه من خیار القرآن لا سیمار هناک مسلمون صالحون وان لم یر الخیرته الا بحسب النسب فافهم۔

یہ دلیل امام جلیل خاتم الحفاظ جلال الملتہ والدین سیوطی قدس سرہ نے افادہ

فرمائی فالله بجزیه الجزا الجمیل۔

آیت نمبر 2.

انما المشرکون نجس۔ (سورۃ التوبہ آیت 28)

ترجمہ: مشرک نرے ناپاک ہیں۔ (کنزالایمان)

حدیث نمبر 4.

لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاهرة مصفی مهذ بالا ینشعب شعبتا ن الا کنت فی خیرهما .

ترجمہ: ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا۔ صاف ستھرا آراستہ جب دو شاخیں پیدا ہوئیں میں ان میں بہتر شاخ میں تھا۔

اور ایک حدیث میں ہے کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث نمبر 5.

لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرت

ترجمہ: میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔

(رواہما ابو نعیم فی دلائل النبوۃ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

حدیث نمبر 6.

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الکریمة والارحام الطاهر ة حتی اخرجنی من بین البری

ترجمہ: ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا یہاں تک کہ مجھے میرے والدین سے پیدا کیا۔

(روایت ابن ابی عمرو العدنی فی سندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

توضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آبائے کرام طاہرین وامہات کرام طاہرات سب اہل ایمان وتوحید ہوں کہ قرآن عظیم میں کسی کافروکافرہ کے لئے کرام وطہارت سے حصہ نہیں۔یہ دلیل امام اجل فخرالمتکلمین علامۃ الوری فخرالدین رازی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے افادہ فرمائی اور امام جلال الدین سیوطی اور علامہ محقق سنوسی وعلامہ تلمسانی شارح شفاوامام ابن حجرمکی وعلامہ محمد زرقانی شارح مواہب وغیرہم (علیہم الرضوان) اکابر نے اس کی تائید وتصویب کی۔

آیت نمبر 3.

وتوکل علی العزیز الرحیم o ط الذی یراک حین تقوم o وتقلبک فی الساجدین۔ (سورۃ شعراء آیت 219-217)

ترجمہ: بھروسہ کرواس پر جوعزت والا مہر والا ہے جوتمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہواور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔ (کنزالایمان)

امام رازی فرماتے ہیں معنی آیت یہ ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پاک ساجدوں سے ساجدوں کی طرف منتقل ہوتا رہاتو آیت اس پر دلیل ہے کہ سب آبائے کرام مسلمین تھے۔ امام سیوطی و امام ابن حجر و علامہ زرقانی وغیرہم کبرا (اکابر) نے اس کی تقریر وتائید وتاکید وتشید فرمائی اورابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے موید (تائیدی) روایت ابونعیم کے یہاں آئی۔

وقد صرحوان القرآن مجتج به علی جمیع و جوهر ولا ینفی تاویل تاویلا ویشهدله عمل العلمانی فی الاحتجاج بالایات علی احد التاویلات قدیما وحدیثا۔

آیت نمبر 4.

ولسوف یعطیک ربک فترضی۔(سورۃ والضحیٰ آیت 5)

ترجمہ: بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اللہ اکبر بارگاہِ رب العزت میں مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و وجاہت و محبوبیت کہ امت کے حق میں تو رب العزۃ جل وعلا نے فرمایا ہی تھا۔

حدیث نمبر 7.

سنر ضیک فی امتک ولا نسؤک بہ.

ترجمہ: قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کریں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔ (رواہ مسلم فی صحیحہ)

مگر اس عطا و رضا کا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ صحیح حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابو طالب کی نسبت فرمایا۔

وجدتہ فی غمرات من النار فاجر جھم الی ضحضاح.

ترجمہ: میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا تو کھینچ کر ٹخنوں تک کی آگ میں کر دیا

(رواہ البخاری ومسلم عن العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

دوسری روایت صحیح میں فرمایا:

ولو لا انا لکان فی الدرک الا سفل عن النار.

ترجمہ: اگر میں نہ ہوتا تو ابو طالب جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔

(رواہ ایضاً)

دوسری حدیث صحیح میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اھون اھل النار عذابا ابو طالب۔

ترجمہ: دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب پر ہے۔

(رواہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔

اور پُر ظاہر کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو قرب والدین کریمین

کو ہے ابوطالب کو اس سے کیا نسبت پھر ان (5) کا عذر بھی واضح کہ نہ انہیں دعوت پہنچی نہ انہوں نے زمانہء اسلام پایا تو اگر معاذ اللہ وہ اہل جنت نہ ہوتے تو ضرور تھا کہ ان پر ابوطالب سے بھی کم عذاب ہوتا اور وہی سب سے ہلکے ہوتے۔ یہ حدیث صحیح کے خلاف ہے تو واجب ہوا کہ والدین کریمین اہل جنت ہیں ولله الحمد. اس دلیل کی طرف بھی امام خاتم الحفاظ نے ارشاد فرمایا۔ اقول وبالله التوفیق تقریر دلیل یہ ہے کہ صادق مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اہل نار میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ ابوطالب پر یہ تخفیف کس وجہ سے ہے آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاری غمخواری و پاسداری و خدمت گزاری کے باعث یا اس لئے کہ سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے محبت طبعی (6) تھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی رعایت منظور تھی۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

عم الرجل صنو ابيه۔

ترجمہ: آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔(رواه الترمذی بسند حسن عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه و عن علی والطبرانی الكبير عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم)

شق اول باطل ہے۔ قال اللہ عزوجل:

وقدمنا الی ماعملوا من عمل فجعلنه هباء منثورا۔

ترجمہ: اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کر دیا۔ (ترجمہ کنزالایمان)

صاف ارشاد ہوتا ہے کہ کافر کے سب عمل برباد محض ہیں۔ لاجرم شق ثانی ہی صحیح ہے اور یہی ان صحیحہ مذکورہ سے مستفاد ابوطالب کے عمل کی حقیقت تو یہاں تک تھی

کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سراپا آگ میں غرق پایا عمل نے نفع دیا ہوتا تو پہلے ہی کام آتا پھر خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں نے اسے ٹخنوں تک کی آگ میں کھینچ لیا۔ میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے طبقہ زیریں (نچلے) میں ہوتا۔ لاجرم یہ تخفیف صرف محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاس خاطر اور حضور کا اکرام ظاہر و باہر ہے اور بالبداہتہ واضح کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر اقدس پر ابوطالب کا عذاب ہرگز اتنا گراں نہیں ہوسکتا جس قدر معاذ اللہ والدین کریمین کا معاملہ۔ نہ ان سے تخفیف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک جو حضرات والدین کے بارے میں نہ ان کی رعایت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ اعزاز و اکرام جو حضرت والدین کے چھٹکارے میں تو اگر عیاذاً باللہ وہ اہل جنت نہ ہوتے تو ہر طرح سے وہی اس رعایت وعنایت کے زیادہ مستحق تھے بوجہ آخر فرض کیجئے کہ یہ ابوطالب کے حق پرورش و خدمت ہی کا معاوضہ ہے۔ پھر کونسی پرورش جزئیت کے برابر ہوسکتی ہے کونسی خدمت حمل و وضع کا مقابلہ کرسکتی ہے۔ کیا کبھی کسی پرورش کنندہ یا خدمت گزاز کا حق حق والدین کے برابر ہوسکتا ہے۔ جسے رب العزت نے اپنے حق عظیم کے ساتھ شمار فرمایا۔

ان اشکرلی ولوالدیک۔

ترجمہ: حق مان میرا اور اپنے والدین کا۔

پھر ابوطالب نے جہاں برسوں خدمت کی چلتے وقت رنج بھی وہ دیا جس کا جواب نہیں۔ ہر چند حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھنے کو فرمایا نہ پڑھتا تھا نہ پڑھا۔ جرم وہ کیا جس کی مغفرت نہیں۔ عمر بھر معجزات دیکھنا احوال پر علم تام رکھنا اور زیادہ حجتہ اللہ قائم ہونے کا موجب ہوا۔ بخلاف ابوین کریمین کہ نہ انہیں دعوت دی گئی نہ انکار کیا تو ہر وجہ ہر لحاظ ہر حیثیت سے یقیناً انہیں کا پلہ بڑھا ہوا ہے تو ابوطالب کا

عذاب سب سے ہلکا ہونا یونہی متصور کہ ابوین کریمین اہل نار ہی سے نہ ہوں۔

(وھو المقصود والحمد للہ العلی الودود)

آیت نمبر 5.

لا یستوی اصحب النار واصحب الجنتہ. اصحب الجنة هم الفائزون۔ (سورۃ حشر آیت 20)

ترجمہ: دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں جنت والے ہی مراد کو پہنچے۔

حدیث میں ہے حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اولاد امجاد حضرت عبدالمطلب سے ایک پاک طیبہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آتے دیکھا جب پاس آئیں فرمایا۔

مااخرجک من بیتک۔

ترجمہ: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں عرض کی:

اتیت اھل ھذا المیت فترحمت وعزیتھم بمیتھم۔

ترجمہ: یہ جو ایک میت ہو گئی تھی میں ان کے یہاں تعزیت و دعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا۔

لعلک بلغت معهم الکدی .

ترجمہ: شاید تو ان کے ساتھ قبرستان تک گئی۔

عرض کی معاذ اللہ ان اکرن بلغتھا وقد سمعتک تذکرنی ذالک ماتذکر۔

ترجمہ: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاتی حالانکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سن چکی جو کچھ اس باب میں ارشاد ہوا تھا۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لو بلغتها ما رایت الجنة حتی یراھا جدابیک۔

ترجمہ: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی واللفظ له عن عبداللہ بن عمر وابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما اما داؤ دفتادب دکنی وقال نذکر تشدید انی ذالک واما عبدالرحمن فارسی دروے لتبلیغ العلم وداء لحدیث علیٰ وجه لکل وجهة هو مولیها)۔

یہ تو حدیث کا ارشاد ہے اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہِ انصاف درکار عورتوں کا قبرستان جانا غایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے اور ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کر سکتی۔ اہلسنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مواخذے کے بعد اور کافر کا جنت میں جانا محال [7] شرعی کہ ابدالآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں اور نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز اور عصمت نوع بشر میں خاصۂ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ہے ان کے غیر سے اگرچہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن ومتصور [8]۔ یہ چاروں باتیں عقائد اہلسنت میں ثابت ومقرر۔ اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابر تک بلوغ فرض کیجئے تو بحکم مقدمۂ ثالثہ جزا کا ترتب واجب اور اس تقدیر پر کہ حضرت عبدالمطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہیے .... و نیز بحکم آیت کریمہ محال و باطل تو واجب ہوا کہ حضرت عبدالمطلب مسلمان و اہل جنت ہوں۔ اگرچہ مثل صدیق و فاروق و عثمان و علی و زہرا و صدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ سابقین اولین میں نہ ہوں اب معنی حدیث بلا تکلف و بے حاجت تاویل و تصرف عقائد اہلسنت سے مطابق ہیں یعنی اگر یہ امر تم سے واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبدالمطلب داخل

بہشت ہوں گے۔

(ھکذاینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق)

آیت نمبر 6. (قال ربنا الاعز الا علی عزوعلیٰ)

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنفقین لایعلمون.

(سورۃ منافقون آیت 8)

ترجمہ: اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاایھاالناس انا خلقنکم من ذکر وانثی وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ان اللہ علیمٌ خبیر۔ (سورۃ حجرات آیت 13)

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بے شک اللہ کے یہاں تمہارا زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (کنزالایمان)

ان آیات کریمہ میں رب العزت جل وعلا نے عزت وکرم کو مسلمانوں میں منحصر فرما دیا اور کافر کو کتنا ہی قوم دار ہو لئیم و ذلیل ٹھہرا دیا اور کسی لئیم و ذلیل کی اولاد سے ہونا کسی عزیز وکریم کے لئے باعث مدح نہیں ولہذا کافر باپ دادوں کے انتساب سے فخر کرنا حرام ہوا۔ صحیح حدیث میں ہے۔

حدیث نمبر 8.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انتسب الی تسعة آباء کفار یریدبھم عزوکرامة کان عاشرھم فی النار.

ترجمہ: جو شخص عزت وکرامت چاہنے کو اپنی نو (9) پشت کافر کا ذکر کرے کہ میں

فلاں ابن فلاں ابن فلاں کا بیٹا ہوں ان کا دسواں جہنم میں یہ شخص ہو۔

(رواہ الامام احمد عن ابی ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بسند صحیح)

اور احادیث کثیرہ مشہورہ سے ثابت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے فضائل کے بیان اور مقام رجز و مدح میں بار ہا اپنے آبائے کرام امہات کرام کا ذکر فرمایا روز حنین (جنگ حنین کے دن) حسب ارادۂ الہیہ تھوڑی دیر کے لئے کفار نے غلبہ پایا معدود بندے رکاب رسالت میں باقی رہے اللہ غالب کے رسول غالب پر شان جلال طاری تھی۔

انا نبی لا کذب.... انا بن عبدالمطلب۔

ترجمہ: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں میں ہوں بیٹا عبدالمطلب کا۔

(رواہ احمد والبخاری ومسلم والنسائی عن البراابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصد فرما رہے ہیں کہ تنہا ان ہزاروں کے مجمع پر حملہ فرمائیں ۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب و حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغلۂ (خچر) شریفہ کی لگام مضبوط کھینچے ہوئے ہیں کہ بڑھ نہ جائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ انا النبی لا کذاب. انا ابن عبدالمطلب۔ (رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ وابونعیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المومنین)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لگام روکے ہیں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دُمچی تھامے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔

قد ماھا انا نبی لا کذاب. انا ابن عبدالمطلب۔

ترجمہ: اسے بڑھنے دو میں ہوں نبی صریح حق پر میں ہوں عبدالمطلب کا پسر۔

(رواہ ابن عساکر عن مصعب بن سیتیہ عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

جب کافر نہایت قریب آ گئے بغلۂ طیبہ سے نزول اجلال فرمایا اس وقت بھی

یہی فرماتے تھے۔

انا نبی لاکذب. انا عن عبدالمطلب اللھم انصر نصرک۔

ترجمہ: میں ہوں نبی برحق سچا۔ میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا الٰہی اپنی مدد نازل فرما۔

(رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر)

پھر ایک مٹھی خاک دست پاک میں لے کر کافروں کی طرف پھینکی اور فرمایا **شاھت الوجوہ**۔ بگڑ گئے چہرے وہ خاک ان ہزاروں کافروں پر ایک ایک کی آنکھ میں پہنچی اور سب کے منہ پھر گئے۔ ان میں جو مشرف باسلام ہوئے وہ بیان فرماتے ہیں جس وقت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں ہماری طرف پھینکیں ہمیں یہ نظر آیا کہ آسمان سے زمین تک تانبے کی دیوار قائم کی گئی ہے اور اس پر سے پہاڑ ہم پر لڑھکائے گئے سوا بھاگنے کے کچھ بن نہ آئی (وصلی اللہ تعالیٰ علی الحق المبین سید المنصورین والہٖ وبارک وسلم) اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا۔

انا ابن العواتک من بنی سلیم۔

ترجمہ: میں بنی سلیم سے ان چند خاتونوں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ تھا۔

(رواہ سعید بن منصور فی سننہ والطبرانی فی الکبیر عن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ایک حدیث میں ہے بعض غزوات میں فرمایا۔

انا نبی لا کذب انا عبدالمطلب انا ابن العواتک۔

ترجمہ: میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا میں ہوں ان بیبیوں کا بیٹا جن کا نام عاتکہ تھا۔ (رواہ ابن عساکر عن قتادہ)

علامہ مناوی (صاحب تیسر) وامام مجدالدین فیروز آبادی (صاحب قاموس) وجوہری صاحب صحاح وصنعانی وغیرہم نے کہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدات (دادیاں) میں نو بیبیوں کا نام عاتکہ تھا۔ ابن بری نے کہا وہ بارہ بیبیاں عاتکہ نام کی

تھیں تین سلمیات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات سے دو عدوانیات اور ایک ایک کنانیہ اسدیہ ہذلیہ قضاعیہ ازویہ۔ (ذکرہ فی تاج العروس) ابو عبداللہ عدوی نے کہا وہ بیبیاں چودہ تھیں۔ تین قرشیات چار سلمیات دو عدوانیات اور ایک ایک ہذلیہ قحطانیہ قضاعیہ، ثقیفہ اسدیہ بنی اسد خزیمہ سے۔ (رواہ الامام السیوطی فی الجامع الکبیر)

اور ظاہر ہے کہ قلیل نافی کثیر نہیں حدیث آئندہ میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مقام مدح و بیان فضائل کریمہ میں اکیس پشت تک اپنا نسب نامہ ارشاد کر کے فرمایا میں سب سے نسب میں افضل باپ میں افضل (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو بحکم نصوص مذکورہ۔ضروری ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباؤ امہات مسلمین و مسلمات ہوں وللہ الحمد۔

آیت نمبر 7.

قال یا نوح انه لیس من اھلک انه عمل غیر صالح. (سورۃ ہود آیت 46)

ترجمہ: فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بے شک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔

آیۂ کریمہ نے مسلم و کافر کا نسب قطع فرمایا ولہذا ایک کا ترکہ دوسرے کو نہیں پہنچتا۔

اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

نحن بنو نضر بن کنانه لا ینفی من ابینا

ترجمہ: ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے۔

(رواہ ابوداؤد طیالسی وابن سعد والامام احمد وابن ماجہ والحارث والباوردی وسمویہ وابن قانع والطبرانی الکبیر وابو نعیم والضیاء المقدسی فی صحیح المختارہ عن الاشعث بن قیس الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کفار سے نسب بحکم احکم الحاکمین منقطع ہے پھر (معاذ

اللہ) جدانہ کرنے کا کیا محل ہوتا۔

آیت نمبر 9.8.

ان الذین کفروامن اھل الکتب والمشرکین فی نار جھنم خلدین فیھا اولئک ھم شرالبریہ ○ ان الذین امنواوعملواالصلحت اولئک ھم خیرالبریہ ط (سورۃ بینہ آیت 6,7)

ترجمہ: بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔ بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

اور ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

غفر اللہ عزوجل لزیدبن عمر وورحمہ فانہ مات علی دین ابراھیم.

ترجمہ: اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابرہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر تھے۔

(رواہ البزاز والطبرانی عن سعید بن زید بن عمر بن نفیل رضی اللہ تعالی عنہما)

اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نسبت فرمایا۔

رایتہ فی الجنتہ یسحب زیوالا

ترجمہ: میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔

(رواہ ابن سعد والفاکہی عن عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہما)

اور بیہقی وابن عساکر کی حدیث میں بطریق مالک عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ہے۔

حدیث نمبر 9.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

وھذا روایته البیھقی انا محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد المنان بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن نصربن کنانه بن خزیمه بن مدرکه بن الیاس بن نزاربن معدبن عدنان مافتراق الناس فریقین الا جعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من بین ابوی فلم یصبنی شی من عھد الجاھلیته وخرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم حتی انتھیت الی ابی وامی فاناخیرکم نفساً وخیرکم اباو فی الفظ فانا خیرکم نسبا وخیرکم ابا.

ترجمہ: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم یونہی 21 پشت تک نسب نامہ بیان کر کے فرمایا کبھی لوگ دو گروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہتر گروہ میں کیا تو میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہنچی اور میں خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا۔ آدم سے لے کر اپنے والدین تک تو میرا نفس کریم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے آبا سے بہتر۔

اس حدیث میں اول تو نفی عام فرمائی ۔ کہ عہد جاہلیت کی کسی بات نے نسب اقدس میں کبھی کوئی راہ نہ پائی یہ خود دلیل کافی ہے اور جاہلیت کو خصوصاً زنا پر حمل کرنا ایک تو تخصیص بلامخصص دوسرا لغو کہ نفی زنا صراحۃً اس کے متصل مذکور۔

ارشاد ہوتا ہے کہ میرے باپ تم سب کے آباء سے بہتر ان سب میں حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی قطعاً داخل تو لازم کہ حضرت والد ماجد حضرت زید سے افضل ہوں اور یہ بحکم آیت بے اسلام ناممکن۔

آیت نمبر 10.

اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ (سورۃ انعام آیت 124)

ترجمہ: اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔ (کنز الایمان)

شاید کہ رب العزۃ عزوجل سب سے زیادہ معزز ومحترم موضوع وضع رسالت کے لئے انتخاب فرماتا ہے ولہذا کبھی کم قوموں۔ رذیلوں میں رسالت نہ رکھی پھر کفرو شرک سے زیادہ رذیل شئے کیا ہوگی وہ کیونکر اس کا قابل کہ اللہ عزوجل نور رسالت اس میں ودیعت رکھے کفار محل غضب ولعنت ہیں اور نور رسالت کے وضع کو محل رضا ورحمت درکار حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ایک بار خوف وخشیت کا غلبہ تھا گریہ وزاری فرمارہی تھیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا ام المومنین کیا آپ یہ گمان رکھتی ہیں؟ کہ رب العزت جل وعلا نے جہنم کی ایک چنگاری کو مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا۔

ام المومنین نے فرمایا:

فرجت عنی فرج اللہ عنک.

ترجمہ: تم نے میرا غم دور کیا اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کرے۔

خود حدیث میں ہے حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان اللہ ابی لی ان اتزوج الامن اھل الجنۃ.

ترجمہ: بے شک اللہ عزوجل نے میرے لئے نہ مانا کہ میں نکاح میں لانے یا نکاح میں دینے کا معاملہ کروں مگر اہل جنت سے۔

(رواہ ابن عساکر عن ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

جب اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پسند نہ فرمایا خود حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور پاک معاذ اللہ محفل کفر میں رکھنے یا

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جسم پاک عیاذاً باللہ خون کفار سے بنانے کو پسند فرماتا کیونکر متوقع ہو یہ بحمدللہ تعالیٰ دس دلیل جلیل ہیں پہلی چار ارشادائمہ کبار اور چھ اخیر فیض قدیر سے۔

تلک عشر کاملہ والحمد للہ فی الاولی والآخرۃ۔

تنبیہات باہرہ:

حدیث "این ابی وابک" میں باپ سے ابوطالب مراد لینا طریق واضح ہے۔

قال اللہ تعالیٰ قالو انعبد الٰھک والہ ابائک ابراھیم واسمعیل واسحق۔

علماء نے اسی پر لابیہ ازر کو حمل فرمایا اہل تواریخ واہل کتابین کا اجماع ہے کہ آزر باپ نہ تھا سیدنا خلیل علیہ السلام الجلیل کا چچا تھا۔ استغفار سے نہی معاذ اللہ عدم توحید پر دال (دلالت) نہیں صدر اسلام میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدیون (مقروض) کے جنازہ پر نماز پڑھتے جس کا حاصل اس کے لئے استغفار ہی ہے۔

اقول حدیث صحیح میں ہے جب حضور سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار شفاعت فرمائیں گے اور اہل ایمان کو اپنے کرم سے داخل جناں (جنت) فرماتے جائیں گے اخیر میں صرف وہ لوگ رہیں گے جن کے پاس سوا توحید کے کوئی حسنہ (نیکی) نہیں شفیع مشفع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر سجدے میں گریں گے حکم ہوگا۔

یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع۔

ترجمہ: اے حبیب اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری عرض سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔

سید الشافعین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کریں گے۔

یارب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ۔

ترجمہ: اے رب میرے مجھے ان کی بھی پروانگی دے دے۔ جنہوں نے صرف لا الہ الا اللہ کہا ہے۔

رب العزت جل جلالہ ارشاد فرمائے گا۔

لیس ذلک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منها من قال لا اله الا الله.

ترجمہ: یہ تمہارے لئے نہیں مگر مجھے اپنی عزت وجلال وکبریا وعظمت کی قسم میں ضرور ان سب کو نار سے نکال لوں گا جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے **لا اله الا الله محمد رسول الله والحمد لله وصلى الله تعالىٰ علىٰ الشفيع الرفيع وآله وبارک وسلم (رواه الشيخان عن انس بن مالک رضى الله تعالىٰ عنه)۔**

حضرات ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت تک وہ صرف اہل توحید واہل لا الہ الا اللہ تھے تو نہی از قبیل لیس ذلک لک ہے بعدہٗ رب العزت جل جلالہ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ان پر اتمام نعمت کے لئے اصحاب کہف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرح انہیں زندہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر شرف صحابیت پا کر آرام فرمایا ولہذا حکمت الٰہیہ کہ یہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقع ہوا جبکہ قرآن عظیم پورا اتر لیا اور۔

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتى۔

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی۔

نزول فرما کر دینِ الٰہی کو تام وکامل کر دیا تا کہ ان کا ایمان پورے دین کامل شرائع پر واقع ہو۔ حدیث احیا (9) کی غایت ضعف ہے **كما حققه خاتم الحفاظ الجلال الدين السيوطى ولا عطر بعد عروس** اور حدیث ضعیف در بارہ فضائل

مقبول کما حققناه بما لا مزید علیه فی رسالتنا الھا دالکاف فی حکم الضعاف بلکہ امام ابن حجر مکی نے فرمایا۔ متعدد حفاظ نے اس کی تصحیح کی افضل القری لقراء ام القری میں فرماتے ہیں۔

ان اباء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیر الانبیاء وامھاتہ الیٰ آدم وحواولیس فیھم کافر لان الکافر لایقال فی حقہ انہ مختار ولا کریم ولاطاھر بل نحس وقد صرحت الاحادیث بانھم مختارون وان الاباء وکرام والامھات طاھرات وایضا قال تعالیٰ و تقلبک فی الساجدین علی احدا التفاسیر فیہ ان المراد منتقل نورہ من ساجد الی ساجد وحیننذ فھذا صریح فی ان البری النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمنۃ وعبداللہ من اھل جنتہ لا نھما اقرب المختارین لہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھذا ھوالحق بل فی حدیث صحیحہ غیر واحد من الحفاظ ولم یلتفتوا لمن طعن فیہ ان اللہ تعالیٰ احیاھمافا منابہ الخ مختصر اوفیہ طول.

ترجمہ: نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب کریم میں جتنے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں وہ تو انبیاء ہی ہیں ان کے سوا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جس قدر آباء امہات آدم وحوا علیہم الصلوٰۃ والسلام تک ہیں ان میں کوئی کافر نہ تھا کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جا سکتا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آباوامہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی کہ وہ سب پسندیدہ بارگاہِ الٰہی ہیں آبا سب کرام ہیں۔ مائیں سب پسندیدہ ہیں اور آیۂ کریمہ وتقلبک فی الساجدین کی بھی ایک تفسیر یہی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا آیا تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین حضرت عبداللہ وحضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں کہ وہ ان بندوں

میں جنہیں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے چُنا تھا۔ سب سے قریب تر یہی قول حق ہے بلکہ ایک حدیث میں جسے متعدد حافظانِ حدیث نے صحیح کہا اور اس میں طعن کرنے والے کی بات کو قابل التفات نہ جانا تصریح ہے کہ اللہ عزوجل نے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے زندہ فرمایا یہاں تک کہ وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائے ھکذا قال واللہ تعالیٰ اعلم۔

اقول وبما قرّت امر الاحیاء اندفع مازعم الحافظ ابن وحیه من مخالفته لآیات عدم انتفاع الکافر بعد موته کیف وانا لا نقول ان الاحیاء لاحداث ایمان بعد کفره بل لا عطاء الایمان بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وتفاصیل دینه الاکرم بعد المضیٰ علی محض التوحید وحینئذ لا حاجته بنا الی ادعاء التخصیص فی آیات کما فعل العلماء المجیبون.

اپنا مسلک اس باب میں ہے۔

ومن مذهبی حب الدیار لا هلها
وللناس فیما یعشقون مذاهب

جسے یہ پسند ہو فبہا ونعمت ورنہ آخر اس سے تو کم نہ ہو کہ زبان روکے دل صاف رکھے۔ ان ذلکم کان یوذی النبی سے ڈرے امام ابن حجر مکی شرح میں فرماتے ہیں۔

ما احسن قول المتوقفین فی هذه المسالة الحذر الحذر من ذکرهما بنقص فان ذلک قد یوذیه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بخبر الطبرانی لاتوذو الاحیاء لسبب الاموات.

ترجمہ: خوب فرمایا ان بعض علماء نے جنہیں اس مسئلہ میں توقف تھا کہ دیکھ بچ

والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے کہ اس سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہونے کا اندیشہ ہے کہ طبرانی کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو بُرا کہہ کر زندوں کو ایذا نہ دو۔ یعنی حضور زندہ ابدی ہیں ہمارے تمام افعال واقوال پر مطلع ہیں اور۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

والذین یؤذون رسول الله لهم عذاب الیم۔

ترجمہ: جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

عاقل کو چاہیے کہ ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے۔

ہشدرا کہ رہ بردم تیغ است قدم را

یہ مانا مسئلہ قطعی نہیں اجماعی نہیں پھر ادھر کون سا قاطع کون سا اجماع ہے۔

آدمی اگر جانب ادب میں خطا کرے تو لاکھ جگہ بہتر ہے اس سے کہ معاذ اللہ اس کی خطا جانب گستاخی جائے۔

جس طرح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان الامام لان یخطی فی العفو خیر من ان یخطی فی العقوبه۔

ترجمہ: جہاں تک بن پڑے حدود کو ٹالو کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

(رواہ ابن ابی شیبہ والترمذی والحاکم وصححہ والبیہقی عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

حجتہ الاسلام غزالی قدس سرہٗ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں کسی مسلمان کی طرف گناہ کبیرہ کی نسبت جائز نہیں جب تک تواتر سے ثابت نہ ہو۔

مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف معاذ اللہ اولا و چنیں و چناں سے ہونا کیونکر بے تواتر و قطع نسبت کر دیا جائے یقین برہانی کا انتفا حکم وجدانی کا نا کافی نہیں ہوتا۔

کیا تمہارا وجدان ایمان گوارا کرتا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرکار نور بار کے ادنیٰ غلاموں سگان بارگاہ جنات النعیم میں سرر مرفوعة پر تکیے لگائے چین کریں اور جن کی نعلین پاک کے تصدق میں جنت بنی ان کے ماں باپ دوسری جگہ معاذ اللہ غضب و عذاب کی مصیبتیں بھریں ہاں یہ سچ ہے کہ ہم غنی حمید عز جلالہ پر حکم نہیں کر سکتے۔ پھر دوسرے حکم کی کس نے گنجائش دی ادھر کونسی دلیل قاطع پائی حاشا للہ ایک حدیث بھی صحیح صریح نہیں جو صریح ہے ہرگز صحیح نہیں اور صحیح ہے ہرگز صریح نہیں جس طرف ہم نے اجمالی اشارات کر دیئے تو اقل درجہ وہی سکوت و حفظ ادب رہا آئندہ اختیار بدست مختار نکتہ الہیہ اقول ظاہر عنوان باطن ہے اور اسم آئینہ مسمےٰ الاسماء تنزل من السماء.

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اذ بعثتم الیّ رجلا فابعثوہ حسن الوجہ حسن الاسمؐ۔

ترجمہ: جب میری بارگاہ میں کوئی قاصد بھیجو تو اچھی صورت اور اچھے نام کا بھیجو۔

(رواہ البزازفی مسندہ والطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن علی الاصح)

اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اعتبروا الارض باسمائھا۔

ترجمہ: زمین کو اس کے نام پر قیاس کرو۔

(رواہ ابن عدی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو حسن لشواہدہ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتفاء ل ولا یتطیر و کان یحب الاسم الحسن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ترجمہ: نیک فال لیتے اور بدشگونی نہ مانتے اور نام کو درست رکھتے۔

(رواہ الامام احمد والطبرانی والبغوی فی شرح السنۃ)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح.

ترجمہ: مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بُرے نام کو بدل دیتے۔

(رواہ الترمذی وفی اخری عنہما)

کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا سمع بالاسم القبیح حولہ الیٰ ماھو احسن منہ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کا بُرا نام سنتے اس سے بہتر بدل دیتے۔

(رواہ الطبرانی بسند صحیح وعن ابن سعد عن عروۃ مرسلا)

بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شئی فاذا بعث عاملا سال عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ وروئ بشر ذلک فی وجھہ وان کرۃ اسمہ روی کراھتہ ذلک فی وجھہ وان کرۃ اسمہ روی کراھتہ ذلک فی وجھہ واذا دخل قریۃ سال عن اسمھا فان اعجبہ اسمھا فرح بہ وروی بشر ذلک فی وجھہ وان کرہ اسمھاروی کراھتہ فی وجھہ.

ترجمہ: پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی چیز سے بدشگونی نہ لیتے جب کسی عہدے پر کسی کو مقرر فرماتے اس کا نام پوچھتے اگر پسند آتا تو خوش ہوتے اور اس کی

خوشی چہرہ انور میں نظر آتی اور اگر ناپسند آتا تو ناگواری کا اثر چہرہ اقدس پر ظاہر ہوتا اور جب کسی شہر میں تشریف لے جاتے اس کا نام دریافت فرماتے اگر اچھا لگتا مسرور ہو جاتے اور اس کا سرور روئے پُر نور میں دکھائی دیتا اور اگر ناخوش ہوتا تو ناخوشی کا اثر روئے اطہر میں نظر آتا۔ (رواہ ابو داؤد)

اب ذرا چشم حق بیں سے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مراعات الٰہیہ کے الطاف خفیہ دیکھئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام پاک عبداللہ کہ افضل اسمائے امت ہے۔

حدیث نمبر 10.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

احب اسمائکم الی اللہ عبداللہ و عبدالرحمن۔

ترجمہ۔ تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کو عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

(رواہ مسلم ابو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اسم مبارک آمنہ کہ امن وامان سے مشتق اور ایمان سے ہم اشتقاق۔ جدامجد حضرت عبدالمطلب۔ شیبۃ الحمد کہ اس پاک ستودہ مصدر سے اطیب واطہر مشتق محمد واحمد حامد ومحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کا اشارہ تھا۔ جدہ ماجدہ فاطمہ بنت عمرو بن عائذ اس پاک نام کی خوبی اظہر من الشمس ہے حدیث حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ تسمیہ یوں آئی۔

کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انما سماھا فاطمہ لا ن اللہ تعالیٰ افطمھا و محبیھا من النار.

ترجمہ: اللہ عزوجل نے اس کا فاطمہ اس لئے رکھا کہ اُسے اور اس سے عقیدت رکھنے

والوں کو نار دوزخ سے آزاد فرمایا۔ (رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

حضور کے جد مادری یعنی نانا "وہب" جس کے معنی عطاو بخشش ان کا قبیلہ بنی زہرا جس کا حاصل چمک وتابش جدہ مادری یعنی نانی صاحبہ "برہ" یعنی نکوکار کما ذکر ابن هشام فی سیرته بھلا یہ تو خاص اصول ہیں۔

دودھ پلانے والیوں کو دیکھئے پہلی مرضعہ (دودھ پلانے والی) ثوبیہ کہ ثواب سے ہم اشتقاق اور اس فضل الٰہی سے پوری بہرہ ور حضرت حلیمہ بنت عبداللہ بن حارث۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشج عبدالقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔

ان فیک الخصلتین یحبهما الله ورسوله الحکم والاناة۔

ترجمہ: تجھ میں دو خصلتیں ہیں خدا اور رسول کو پیاری درنگ اور بردباری۔ ان کا قبیلہ بنی سعد و نیک طالع ہے۔ شرف اسلام وصحابیت سے مشرف ہوئیں۔ (کما بینه الامام مغلطائی سماة التحفه الجسیمه فی اثبات اسلام حلیمه)

جب حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روز حنین حاضر بارگاہ ہوئیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے قیام فرمایا۔ اور اپنی چادر انور بچھا کر بٹھایا۔ (کمافی الاستیعاب عن عطا بن یسار)۔ ان کے شوہر جن کا شیر حضور نے نوش فرمایا۔ حارث سعدی یہ بھی شرف اسلام وصحبت سے مشرف ہوئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے تھے۔ راہ میں قریش نے کہا اے حارث تم اپنے بیٹے کو تو سنو وہ کہتے ہیں مردے جئیں گے اور اللہ نے دو گھر جنت و نار بنا رکھے ہیں۔ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ اے میرے بیٹے حضور کی قوم حضور کی شاکی ہیں۔ فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں اور اے میرے باپ جب وہ دن آئے گا تو میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتاؤں گا کہ دیکھو یہ وہی دن ہے یا نہیں جس کی میں خبر دیتا تھا یعنی

روز قیامت۔ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نہ چھوڑیں گے جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمالیں[10]۔ (رواہ یونس بن بکیر)

حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اصدقھا حارث وھمام۔ ترجمہ: سب ناموں میں زیادہ سچے نام حارث و ہمام ہیں۔

(رواہ البخاری فی الادب المفرد وابوداؤد والنسائی..... عن ابی الحیشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضور کے رضائی بھائی جو پستان چپ چھوڑ دیتے۔ عبداللہ سعدی یہ بھی مشرف بہ اسلام وصحبت ہوئے کما عنہ ابن سعد فی مرسل صحیح الاسناد حضور کی رضاعی بڑی بہن کہ حضور کو گود میں کھلاتیں سینے پر لٹا کر دعائیہ اشعار عرض کرتیں سلاتیں۔ اس لئے وہ بھی ماں کہلاتیں۔ سیما سعدیہ یعنی نشان والی علامت والی جو دور سے چمکے یہ بھی مشرف بہ اسلام وصحابیت ہوئیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔ حضرت حلیمہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گود میں لئے راہ میں جاتی تھیں۔ تین نوجوان کنواری لڑکیوں نے وہ خدا بھاتی صورت[11] دیکھی جوش محبت سے اپنی پستانیں دہن اقدس میں رکھیں تینوں کے دودھ اتر آیا تینوں پاکیزہ بیبیوں کا نام عاتکہ تھا۔ عاتکہ کے معنی زنِ شریفہ رئیسہ کریمہ سراپا عطر آلود تینوں قبیلہ بنی سلیم سے تھیں کہ سلامت سے مشتق اور اسلام سے ہم اشتقاق ہے۔ (ذکرہ ابن عبدالبر فی الاستیعاب) بعض علماء نے حدیث انا ابن العواتک من سلیم کو اسی معنی پر محمول کیا نقلہ السھیلی اقول الحق کسی نبی نے کوئی آیت وکرامت ایسی نہ پائی کہ ہمارے نبی اکرم نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کے مثل اور اس سے اشمل عطا نہ ہوئی۔ یہ اس مرتبے کی تکمیل تھی کہ مسیح کلمۃ اللہ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کو بے باپ کے کنواری بتول کے پیٹ سے پیدا کیا حبیب اشرف بریۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے تین عفیفہ لڑکیوں کے پستان

میں دودھ پیدا فرمایا۔

آنچہ خوباں ہما دارند تو تنہا داری

(وصلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیہم وبارک وسلم)

امام ابوبکر ابن العربی فرماتے ہیں۔

لم ترضعة الاسلمت۔

ترجمہ: سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جتنی بیبیوں نے دودھ پلایا سب اسلام لائیں

(ذکرہ فی کتابہ سراج المریدین)۔

بھلا یہ تو دودھ پلانا تھا کہ اس میں بھی جزئیت ہے۔ مرضعۃ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک برکت اور ام ایمن کنیت کہ یہ بھی یمن و برکت وراسی وقت یہ اجلۂ صحابیات سے ہوئیں (رضی اللہ تعالیٰ عنھن)۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں فرماتے۔

انت امی بعد امی۔

ترجمہ: تم میری ماں کے بعد میری ماں ہو۔

راہ ہجرت میں انہیں پیاس لگی آسمان سے نورانی رسی میں ایک ڈول اترا پی کر سیراب ہوئیں پھر کبھی پیاس نہ معلوم ہوئی۔ سخت گرمی میں روزے رکھتیں اور پیاس نہ ہوتی۔ (رواہ ابن سعد عن عثمان بن القاسم) پیدا ہوتے وقت جنہوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں پر لیا ان کا نام پاک تو دیکھیے **شفاء شریف۔**

(رواہ ابونعیم)

یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ وصحابیہ جلیلہ ہیں اور ایک بی بی کہ وقت ولادت اقدس حاضر تھیں۔ فاطمہ بنت عبداللہ ثقیفہ یہ صحابیہ تھیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)۔

اے چشم انصاف کیا ہر تعلق میں ان پاک مبارک ناموں کا اجتماع محض بطور
ف تھا کلا واللہ بلکہ عنایت ازلی نے جان جان کر یہ نام رکھے دیکھ دیکھ کر یہ لوگ چنے
ل غور ہے جو اس نور پاک کو بُرے نام والوں سے بچائے وہ اُسے بُرے کام والوں
رکھے گا اور بُرا کام بھی کونسا معاذ اللہ شرک وکفر حاشا ثم حاشا اللہ اللہ دائیاں
سان کہلائیاں مگر خاص جن مبارک پیٹوں میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پاؤں
لائے جن طیب مطیب خونوں سے اس نورانی جسم میں ٹکڑے آئے وہ معاذ اللہ چنیں
اں حاش للہ کیونکر گوارا ہو۔

خدا دیکھا نہیں قدرت سے جانا
ما بندۂ عشقیم و دگر ہیچ ندانیم

فائدہ ظاہر در بارۂ ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہی طریقہ انیقہ اعنی نجات
ت نجات کہ ہم نے بتو فیقہٖ تعالیٰ اختیار کیا تنوع مسالک پر مختار اجلۂ ائمۂ کبار و
م علمائے نامدار ہے ازاں جملہ

) امام ابوحفص عمر بن احمد بن شاہین
(جن کی علوم دینیہ میں تین سو تمیں تصانیف ہیں۔ ازاں جملہ تفسیر ایک ہزار جز
میں اور مسند حدیث ایک ہزار تین جز میں)۔

) شیخ المحدثین احمد بن خطیب علی البغدادی۔

) حافظ الشان محدث ماہر امام ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکر۔

) امام اجل ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی (صاحب الروض)

) حافظ الحدیث امام محب الدین طبری
(کہ علماء فرماتے ہیں۔ بعد امام نووی کے ان کا مثل علم حدیث میں کوئی
نہ ہوا)۔

(۶) امام علامہ ناصر الدین ابن المنیر۔

(صاحب شرف مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

(۷) امام حافظ الحدیث ابوالفتح محمد بن محمد ابن سید الناس (صاحب عیون الاثر)

(۸) علامہ صلاح الدین صفا۔

(۹) حافظ الشان شمس الدین محمد ابن ناصر الدین دمشقی۔

(۱۰) شیخ الاسلام حافظ الشان امام شہاب الدین احمد ابن حجر عسقلانی۔

(۱۱) امام حافظ الحدیث ابوبکر محمد بن عبداللہ اشبیلی ابن العربی مالکی۔

(۱۲) امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی بصری۔ (صاحب الحاوی الکبیر)

(۱۳) امام ابوعبداللہ محمد بن خلف مالکی (شارح صحیح مسلم)

(۱۴) امام عبداللہ محمد بن ابی بکر قرطبی (صاحب تذکرہ)

(۱۵) امام المتکلمین فخر المدققین فخر الدین محمد بن عمر الرازی۔

(۱۶) امام علامہ شرف الدین مناوی۔

(۱۷) خاتم الحفاظ مجدد القرآن العاشر امام جلال الملۃ والدین عبدالرحمٰن سیوطی۔

(۱۸) امام حافظ شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی مکی (صاحب افضل القری وغیرہ)

(۱۹) شیخ نور الدین علی بن الجزار مصری

(صاحب رسالہ تحقیق آمال الراجین فی ان والدی المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بفضل اللہ تعالیٰ فی الدارین من الناجین)

(۲۰) علامہ ابوعبداللہ محمد بن ابی شریف حسنی تلمسانی۔ (شارح شفا شریف)

(۲۱) علامہ محقق سنوسی۔

(۲۲) امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی۔

(صاحب الیواقیت والجواہر)

(۲۳) علامہ احمد بن محمد بن علی بن یوسف فارسی

(صاحب مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات)

(۲۴) خاتم المحققین علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی (شارح المواہب)

(۲۵) امام اجل فقیہ اکمل محمد بن محمد کردری بزازی (صاحب المناقب)

(۲۶) زین الفقہ علامہ محقق زین الدین بن نجیم مصری (صاحب الاشباہ والنظائر)

(۲۷) سید شریف علامہ حموی۔ (صاحب غمز العیون البصائر)

(۲۸) علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار بکری

(صاحب الخمیس فی انفس نفیس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(۲۹) علامہ محقق شہاب الدین احمد خفاجی مصری (صاحب نسیم الریاض)

(۳۰) علامہ طاہر فتنی (صاحب مجمع بحار الانوار)

(۳۱) شیخ شیوخ علماء الہند مولانا عبدالحق محدث دہلوی۔

(۳۲) علامہ صاحب کنز الفوائد۔

(۳۳) مولانا بحر العلوم ملک العلماء عبدالعلی۔ (صاحب فواتح الرحموت)

(۳۴) علامہ سید احمد مصری طحطاوی۔ (محشی درمختار)

(۳۵) علامہ سید ابن عابدین امین الدین محمد آفندی شامی۔

(صاحب ردالمحتار)

من العلماء الکبار والمحققین الاخیار علیھم رحمتہ الملک العزیز الغفار.

ان سب حضرات کے اقوال طیبہ اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں۔ مگر فقیر نے یہ سطور نہ مجرد (تنہا) نقل اقوال کے لئے لکھیں نہ مباحث طے کردہ علمائے عظام خصوصاً امام جلیل جلال الدین سیوطی کے ایراد بلکہ مقصود اس مسئلہ جلیلہ پر چند دلائل جمیلہ کا سنانا اور بتصدیق کفش برداری علماء جو فیوض تازہ قلب فقیر پر فائض ہوئے انتفاع (نفع)

برادران دینی کے لئے ان کا ضبط تحریر میں لانا کہ شاید مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تمام جہاں سے اکرم وارحم وابر ہیں محض اپنے کرم سے نظر قبول فرمائیں اور نہ کسی صلے میں بلکہ اپنے خاص فضل کے صدقے میں اس عاجز بیچارہ بے کس بے یار کا ایمان حفظ فرما کر دارین میں عذاب وعقاب سے بچائیں۔

بر کریما کار ہا دشوار نیست

پھر یہ بھی ان اکابر کا ذکر ہے جن کی تصریحات خاص اس مسئلہ جزئیہ میں موجود۔ ورنہ بنظر کلیت نگاہ کیجئے تو امام حجتہ الاسلام محمد محمد غزالی وامام اجل امام الحرمین وامام ابن السمعانی وامام کیاہراسی امام اجل قاضی ابوبکر باقلانی حتیٰ کہ خود امام مجتہد سیدنا امام شافعی کی نصوص قاہرہ موجود ہیں جن سے تمام آباو امہات اقدس کا ناجی ہونا کالشمس والامس روشن وثابت ہے بلکہ بالا جماع تمام ائمہ اشاعرہ اور ائمہ ماتریدیہ سے مشائخ تک سب کا یہی مقتضائے مذہب ہے۔

کمالا یخفی علی من له اجالة نظر فی علمی الاصولین۔

امام سیوطی سبل النجاۃ میں فرماتے ہیں۔

مال الی ان الله تعالیٰ احیاهما حتیٰ آمنا به طائفة

وحفاظ الحدیث کتاب الخمیس میں کتاب مستطاب الدرج المنیفه فی الآباء الشریفه سے نقل کرتے ہیں۔

مذهب جمع کثیر من الائمة الاعلام الی ان ابو ی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ناجیان محکوم لهما بالنجاة فی الآخرة وهم اعلم الناس باقوال من خالفهم قال بغیر ذلک ولا یقصرون عنهم فی الدرجة ومن احفظ الناس للاحادیث والآثر والقد الناس بالاولة التی استدل بها اولئک فانهم جامعون الانواع العلوم متضلون من الفتون خصوصاً الا ربعته التی

التی استمد منها هذه المسالة فلا نظن بهم لم یقفوا علی الاحادیث التی استدل بها اولئک معاذ الله بل وقفوا علیها وخاضوا عمرتها واجابوا عنهما بالاجوبة المرضیه التی لایردها منصف واقاموالما ذهبو الیه ادلته قاطعته کالجبال الرواسی اھ مختصراً

خلاصہ: یہ جمع کثیر اکابرائمہ واجلہ حفاظ حدیث جامعان مانواع علوم وناقدان روایات ومفہوم کا مذہب یہی ہے کہ ابوین کریمین ناجی ہیں ان اعاظم ائمہ کی نسبت یہ گمان بھی نہیں ہوسکتا کہ ان احادیث سے غافل تھے جن سے اس مسئلہ میں خلاف پر استدلال کیا جاتا ہے۔ معاذ اللہ ایسا نہیں بلکہ وہ ضرور ان پر واقف ہوئے اور تہہ تک پہنچے اور ان کے وہ پسندیدہ جواب دیئے جنہیں کوئی انصاف والا رد نہ کرے گا اور نجات والدین شریفین پر دلائل قاطعہ قائم کیں جیسے مضبوط جمے ہوئے پہاڑ کہ کسی کے ہلائے نہیں ہل سکتے بلکہ علامہ زرقانی شرح مواہب میں آئمہ قائلین نجات کے اقوال وکلمات ذکر کرکے فرماتے ہیں۔

هذا ما قضناعلیه من نصوص علمائنا ولم وغیرهم مایخالفه الا ما یشم من نفس ابن وحیته وقد تکفل برده القرطبی۔

ترجمہ: یہ ہمارے علماء کے وہ نصوص ہیں جن پر میں واقف ہوا اور ان کے غیر سے کہیں اس کا خلاف نظر نہ آیا سوا ایک بوئے خلاف کے جو ابن وحیہ کے کلام سے پائی گئی اور امام قرطبی نے بروجہ کافی اس کا رد کر دیا۔ تاہم بات وہی ہے جو امام جلال الدین سیوطی (علیہ الرحمہ) نے فرمائی۔

ثم انی لم اوع ان المسالته اجماعیته بل هی مسالته ذات خلاف فحکمها لحکم سائر المسائل المختلف فیها غیرانی اختراقوال القائلین بالنجاة لانه الانسب لهذا المقام اھ وقال فی الدرج وبعد ما اندرج

القربقان ائمة اکابر اجلاء

اقول: تحقیق یہ کہ طالب تحقیق مرہون دست دلیل ہے ابتدأ طواہر بعض آثار سے جو ظاہر بعض انظار ہوا ظاہر تھا کہ ان سے جوابات شافیہ اور اس پر دلائل وافیہ قائم و مستقیم چارۂ کار قبول و تسلیم بالاقل سکوت و تعظیم واللہ الھادی الی الصراط المستقیم۔

عائدۂ زاہرہ امام ابونعیم دلائل النبوۃ میں بطریق محمد بن شہاب الزہری ام سماعہ اسماء بنت ابی رحم وہ اپنی والدہ سے راوی ہیں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے وقت حاضر تھیں آقائے دو جہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کمسن بچے کوئی پانچ برس کی عمر شریف کے سرہانے تشریف فرما تھے۔ حضرت خاتون نے اپنے ابن کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نظر کی پھر کہا۔

بارک فیک اللہ من غلام	یا ابن الذی من حرمتہ الحمام
نجا بعون الملک المنعام	فودی غداۃ الضرب بالسھام
بمائۃ من الابل السوام	وان صح ما ابصرت فی المنام
فانت مبعوث الی الانام	تبعث فی الحل وفی الحرام
تبعث فی التحقیق والاسلام	دین ابیک البرابراھام
فاللہ انھاک عن الاصنام	ان لا توالیھا مع الاقوام

ترجمہ: اے ستھرے لڑکے اللہ تجھ میں برکت رکھے اے بیٹے ان کے جنہوں نے مرگ کے گھر سے نجات پائی بڑے انعام والے بادشاہ عزوجل کی مدد سے جس صبح کو قرعہ ڈالا گیا سو بلند اونٹ ان کے فدیہ میں قربان کئے گئے اگر وہ ٹھیک اترا جو میں نے خواب دیکھا ہے تو تو سارے جہاں کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا۔ جو تیرے نیکوکار باپ ابراہیم کا دین ہے میں اللہ کی قسم دے کر تجھے بتوں سے منع کرتی ہوں (12) کہ قوموں

کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔ حضرت خاتون آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس پاک مبارک وصیت میں جو فراق دنیا کے وقت اپنے ابن کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو کی۔ بحمداللہ تعالیٰ توحید ورد شرک تو آپ کی طرح روشن ہے اور اس کے ساتھ دین اسلام ملت پاک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا بھی پورا اقرار اور ایمان کامل کے کہتے ہیں۔ پھر اس سے بالاتر حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کا بھی اعتراف موجود اور وہ بھی بیان بعثت عامہ کے ساتھ وللہ الحمد.

اقول وکلمۃ ان کانت المشک فھو غایہ المنتھی اذ ذاک ولا تکلیف فوقہ والا فقد علم مجیھا ایضاللتحقیق لیکون کالدلیل علی ثبوت الجزاء وتحققہ کقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھما رآیتک فی المنام ثلث لیال یجبی بک الملک فی خرفتہ حریر فقال لی ھذہ امرأتک فکشف عن وجھک الثوب فاذا انت ھی فقلت ان یکن ھذا من عند اللہ یمیضہ

(رواہ الشیخان عنھما)

اس کے بعد فرمایا:

کل حی میت وکل جدید بال وکل کبیر یفنی وانا میتہ وذکری باق وتد ترکت خیرو ولدت طھرا۔

ترجمہ: ہر زندے کو مرنا ہے اور ہر نئے کو پرانا ہونا ہے اور کوئی کیسا ہی بڑا ہوا ایک دن فنا ہونا ہے۔ میں مرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ رہے گا۔ میں کیسی خیر عظیم چھوڑ چلی ہوں اور کیسا ستھرا پاکیزہ مجھ سے پیدا ہوا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ کہا اور انتقال فرمایا۔

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا صلی اللہ تعالیٰ علیٰ ابنھا الکریم وذریتہ وبارک وسلم) اور یہ ان کی فراست ایمانی اور پیشین گوئی نورانی قابل غور ہے کہ میں انتقال

کرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ باقی رہے گا۔ عرب وعجم کی ہزاروں شاہزادیاں بڑی بڑی تاج والیاں خاک کا پیوند ہوئیں جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا مگر اس پاک طیبہ خاتون کے ذکر خیر سے مشارق و مغارب ارض میں محافل ومجالس انس (انسان) و قدس (ملائکہ) میں زمین وآسمان گونج رہے ہیں اور ابدالآباد تک گونجیں گے۔ وللہ الحمد۔

عبرت قاہرہ سید شریف مصری حواشی دُر میں ناقل کہ ایک عالم رات بھر مسئلہ ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں متفکر رہے کہ کیونکر تطبیق اقوال ہو اسی فکر میں چراغ پر جھک گئے کہ بدن جل گیا۔ صبح ایک لشکری آیا کہ میرے یہاں آپ کی دعوت ہے راہ میں ایک ترہ فروش (سبزی فروش) ملے کہ اپنی دکان کے آگے باٹ ترازو لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے اُٹھ کر ان عالم کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور یہ اشعار پڑھے۔

امنت ان ابا النبی وامہ　　احیاھما الحی القدیر الباری

حتی لقد شھد الہ برسالۃ　　صدق فذاک کرامتہ المختار

وبہ الحدیث ومن یقول بضعفہ　　فھو الضعیف عن الحقیقتہ عار

ترجمہ: میں ایمان لایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماں باپ کو اس زندۂ ابدی قادر مطلق خالق عالم جل جلالہ نے زندہ کیا یہاں تک کہ ان دونوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیغمبری کی گواہی دی۔ اے شخص اس کی تصدیق کر کہ یہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعزاز کے واسطے ہے اور اس باب میں حدیث وارد ہوئی جو اسے ضعیف بتائے وہ آپ ہی ضعیف اور علم حقیقت سے خالی ہے۔

یہ اشعار سنا کر ان عالم سے فرمایا اے شیخ انہیں لے اور نہ رات کو جاگ اور نہ اپنی جان کو فکر میں ڈال کہ تجھے چراغ جلا دے ہاں جہاں جا رہا ہے وہاں نہ جانا کہ لقمۂ حرام کھانے میں آئے ان کے اس فرمانے سے وہ عالم بے خود ہو کر رہ گئے۔ پھر انہیں

تلاش کیا پتہ نہ پایا اور دکانداروں سے پوچھا کسی نے نہ پہچانا۔ سب بازار والے بولے یہاں کوئی شخص بیٹھتا ہی نہیں وہ عالم اس عالم ربانی ہادی غیب کی ہدایت سن کر مکان کو واپس آئے لشکری کے۔۔۔۔۔۔ انتھیٰ۔ اے شخص یہ عالم بہ برکت علم نظر عنایت سے ملحوظ تھے کہ غیب سے کسی ولی کو بھیج کر انہیں ہدایت فرمادی خوف کر کہ تو اس ورطہ میں پڑھ کر معاذ اللہ کہیں مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا باعث ایذا نہ ہو جس کا نتیجہ معاذ اللہ بڑی آگ دیکھنا ہو۔ اللہ عزوجل ظاہر و باطن میں مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت سچا ادب روزی (عنایت) فرمائے اور اسباب مقت وحجاب و بیزاری و عتاب سے بچائے آمین آمین آمین یا ارحم الراحمین ارحم فاقتنا یا ارحم الراحمین ارحم عجزنا یا ارحم الراحمین ارحم ضعفنا تبرانا من حولنا الباطل وقوتنا العاطلته والنجانا الیٰ هولک العظیم وطولک القدیم و شهدنا بان لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم. وآخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین وصلی الله تعالیٰ علیه سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبه وذریته اجمعین. آمین۔

الحمد للہ یہ موجز رسالہ اواخر شوال المکرم 1315ھ کے چند جلسوں میں تمام اور بلحاظ تاریخ

شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام

نام ہوا۔

والله سبحنه وتعالیٰ اعلم

حواشی

(1) ابی و اباک حدیث معلل ہے اور اس کی دو علتیں ہیں۔
یہ حدیث ان احادیث میں سے ہے جن میں امام مسلم امام بخاری سے متفرد ہوئے۔ اور اس حدیث کی سند پر محدثین نے کلام کیا۔
تفصیل کے لئے ''مذہب الصلحاء فی آباء المصطفیٰ'' ملاحظہ ہو۔

(2) بے عقل ناقل کو یہ بات یاد نہ رہی کہ سائل کا سوال کیا ہے کہ اس نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرا والد کہاں ہے؟ وہ یہ جانتا تھا کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام احوالِ آخرت سے مطلع ہیں اور یہی علم غیب ہے جو اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیا ہے۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور ہر امتی کے بارے جانتے ہیں۔

(3) حضرت مولانا محمد عبدالرحمن جامی سعیدی کی مایہ ناز تصنیف ''مذھب الصلحا فی آباء المصطفی'' میں سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لے کر حضرت سید البشر آدم صفی اللہ تک تمام پشتوں کو مومن (دلائل قاطع سے) ثابت کیا ہے۔ نیز حضرت مولانا محمد علی کی کتاب ''نور العینین فی ایمان آبای سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' بھی اس موضوع پر جامع و مدلل ہے۔

(4) درجواب ایں سوال رسالہ ھدایتہ الغوی فی اسلام اباء البنی مصنفہ مولوی صاحب موصوت بودور تصدیقش ایں سطور نوشتہ شود ۱۲

(5) ترجمہ ''ہم کسی قوم کو بغیر ان میں رسول بھیجے ہوئے عذاب نہیں دیتے۔
(پارہ 15 سورۃ بنی اسرائیل نمبر 15)

(6) ابوطالب کی محبت طبعی ہونے پر یہ دلیل نہایت ہی واضح ہے۔
ترجمہ: خدا کی قسم کیا بُری گا ہکی میرے ساتھ کر رہے ہو........خدا کی قسم یہ

کبھی ہوتی نہیں جب اونٹ شام کو نکلتے ہیں تو اگر کوئی ناقہ اپنے بچے کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف میل کرتی ہو تو میں تم سے اپنا بیٹا بدل لوں۔ (ومن حدیث مقاتل ذکرہ فی المواہب)

(7) بشیر نظامی قادیانی ایک عجیب ہی بکواس کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قیامت کے بعد زمین ٹھنڈی ہو کر سورج میں جا ملے گی تو سورج ٹھنڈا ہو جائے گا اس طرح وہ نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے۔ (معاذ اللہ) یہ کلمۂ کفریہ ہے اور اللہ تبارک کے قانون وحکم کے خلاف ہے۔ کیونکہ کفار کا جنت میں جانا ناممکن ہے یعنی کفار کا عذاب دوزخ سے نجات پانا۔

(8) اہل سنت کے نزدیک صرف انبیائے کرام علیہم السلام معصوم عن الخطا ہیں۔ جب کہ کاملین اولیاء محفوظ عن الخطا ہوتے ہیں لیکن یہ کہنا کہ اولیا سے گناہ کا صدور نہیں یہ عقیدہ خلاف سنت ہے۔ رافضیوں کے نزدیک آئمہ معصوم عن الخطا ہیں یہ غلط عقیدہ ہے۔

(9) فضائل میں ضعیف حدیث قابل قبول ہے مگر کسی کے کفر ثابت کرنے کے لئے نص قطعی کی ضرورت ہے۔ اگر مخالفین کے پاس ایسی دلیل ہے تو بسم اللہ کرولاؤ۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین۔

(10) لجپال پریت نوں توڑ دے نئیں
جیہدی باں پھڑلین اوہنوں چھوڑ دے نئیں

(11) اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

(12) اس بات سے سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بتوں سے نفرت و بیزاری ثابت ہوتی ہے۔

تقسیم کار
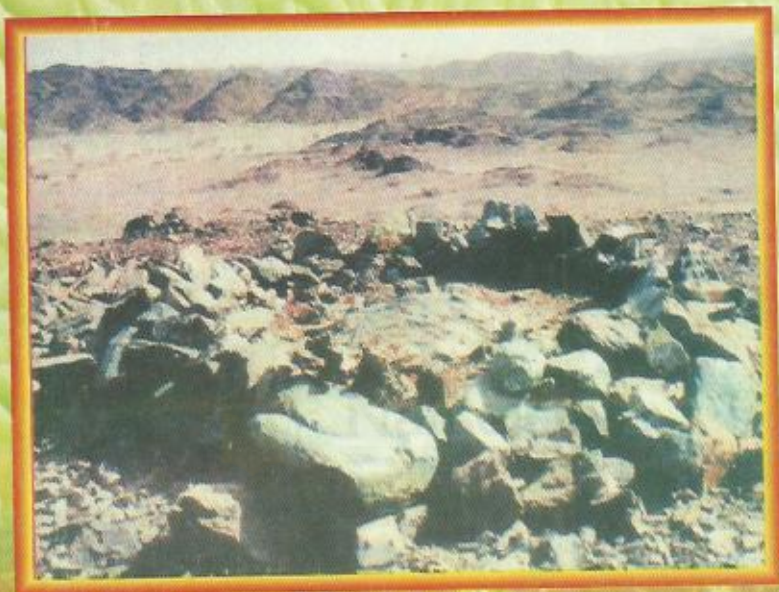
مرکز الاویس سستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ فون: 7247395

E-mail: sunnikotabkhana@hotmail.com